

اپنے صفحے

پیرا پیرا

ادب کی ان خیرات نامہ یوں کی کشیدہ جو تکہ تک ہے
 ہر چہل چاروں کے لیے اکسیر کا درجہ رکھتی ہیں۔
 مگر ان میں سے کئی ما اود مزی ادب کی شہنشاہ
 ابن خلدون کے محققین نامہ ہے، مگر ان کا دل پسپا کارنامہ



کا لہو دیا ہے۔

دووں گاڑی سے اتر آئے۔

لڑکی نے اپنی گاڑی کی ڈکی سے نانو پتہ لگانے کے لیے کئی ٹکڑے خواتے کر دی تھی۔ وہ ڈکی کھول کر پتہ لگانے لگا۔ جوزف اور جیمس اس کے قریب آکھڑے ہوئے تھے۔

”مگر یورپائی نس! جیک کے بغیر کیسے کام چلے گا...؟“ جیمس نے پوچھا۔

”جان عالم کا تو تاسپ کھ کبے کا تم دووں گاڑی کے نیچے بیٹ کر اس کا پیچھا سستا اوپر اٹھاؤ گے اور میں پتہ بدل دوں گا۔“

جوزف نے اس پر بڑی نفرت سے لڑکی کی طرف دیکھا تھا، جو قریب ہی کھڑی ادھر ادھر نظر دوڑا رہی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا، جیسے اس سٹاپے کا اس کی ذات سے کوئی تعلق ہی نہ ہو۔

دفتر جیمس زور سے ہنس پڑا۔

”اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے؟ جوزف مزا یا۔“

”اب میرا پاس خود کو ایک ایجا آدمی ثابت کر رہا ہے۔“

لڑکی جیمس کے قہقہے پر ایک ہل کے لیے اس کی طرف متوجہ ہو کر مسکراتی تھی... اور پھر ہاتھوں کے سے انداز میں ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی۔

”تم بہت طاقت ور ہو؟“ ٹکڑے جوزف کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

”وہ تو ٹھیک ہے مسٹر... لیکن...“

”تمہارا پاس بھی ابورول کے کام آئے۔ اس کے لیے صنعت کی شرط نہیں ہے۔“

”ایجا...؟“ جوزف طویل سانس لے کر بولا اور گاڑی کے نیچے جھٹنے کی تماری کرنے لگا۔

”نظر اس کی طرف متوجہ نہ تھا... اچانک اس نے جیمس کی تیز زدہ سی اسے اسے مستی۔“

اور پھر جتنی دیر میں وہ اس کی طرف توجہ دیتا۔ لڑکی اس کی گاڑی سے کھڑا ہو چکی تھی۔

دووں ہی دورنگ اس کے پیچھے دوڑتے چلے گئے۔

... لیکن وہ خاموشی زرقاری سے لگی تھی۔

”تم سرخو...؟“ ٹکڑے دوڑتے دوڑتے ٹک کر جیمس کی طرف مڑا۔

”لیٹو کچیلیز... میں نے کیا کیا ہے؟ جیمس پاپتا ہوا بولا۔“

”اسے... اسے... کمرے رہ گئے... دوڑ کر آئے روکا نہیں تھا۔“

”یورپائی نس! میں اتنا پھر تیرا نہیں ہوں۔ اسے اسے ہی بشکل تمام میری زبان سے نکل سکا تھا۔“

پھر وہ مڑوہ سی حال پتے ہوئے جوزف کی طرف پلٹے تھے۔

جوزف اس طرح ذات نکالے کھڑا تھا، جیسے اس واقعے سے بے حد محظوظ ہوا ہو۔

”اب میرے پاس کے پاس میں کیا خیال ہے...؟“

”مسٹر جیمس!“

”مجھے اتنے چالاک آدمی پسند نہیں ہیں جنہیں لڑکیاں بے وقوف نہ بنا سکی۔“

”نظر ہر ٹکڑے نظر دوں سے گاڑی کی طرف دیکھ جا رہا تھا جیمس کے اس ریمارک پر جوزف کو متوجہ کر کے بولا۔“

”مجھے اس پر کوئی اتسوس نہیں ہے کیونکہ دوسرا پہلے لندن میں مجھ سے بھی ایک ایسی ہی حرکت سرزد ہوئی تھی۔“

”اوہ...؟“ جیمس ہنس پڑا۔

”جیسے وہ پورے طور پر یاد ہے... بے چاری... جتنی رہ گئی تھی... ہماری طرح دور بھی نہیں سکتی تھی۔“

”غیر کیا ہے؟“ جوزف نے بے پردہی سے شانوں کو جنش دے کر کہا۔

”اب مجھے کیا کرنا ہے... مسٹر...؟“

”پتہ تو بدلتا ہی پڑے گا۔ اچھا... ہاں... کئی انجینس میں موجود ہے۔ وہ اگلی بیٹھ کا دروازہ کھول کر گاڑی میں بیٹھا ہوا بولا۔“

”اس کے بعد وہ ٹھیک ہے کہتا ہوا اتر آیا تھا۔“

”پتہ بدلتے میں ہیں جیسے بائیں منہ صرف ہوئے۔“

جوزف اور جیمس دووں کو زور دے لگا پڑا تھا۔

روانگی کے وقت جیمس ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

”اپنی گاڑی میں تو کھانے پینے کا سامان بھی تھا... یہاں کچھ بھی نظر نہیں آتا۔“

”میرا خیال ہے کہ وہ بہت جلدی میں تھی۔“ ٹکڑے کہا۔

”میں بے صبر ہو گیا۔“ جوزف کی آواز کانپ رہی تھی۔

”کیوں...؟“

”میری ڈھائی تو ہیں۔“

”مجھے افسوس ہے جوزف!“ ٹکڑے نرم لہجے میں کہا۔

جوزف کچھ نہ بولا۔ اس کے سر پر گہری آداسی تھی۔

ایسا معلوم ہوتا تھا، جیسے ابھی اپنے کسی عزیز کو دھکی کر کے قبرستان سے واپس آیا ہو۔

”کار تیری سے راستے میں گرتی رہی اور دو ڈھائی میل کی مسافت طے کرنے کے بعد وہ سڑک سے کچے راستے پر روڑ دی گئی۔“

یہاں چاروں طرف بے شمار چھوٹے بڑے ٹپے بکھرے ہوئے تھے۔ دس منٹ بعد وہ ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں دکان بارہ کاریں کھڑی تھیں اور ان کے اس پاس متعدد آؤٹ بھی کھڑے دکھائی دیے۔ کچھ آؤٹوں پر بے حد ٹیشن ایل ٹیم کی ٹوائیں سوار تھیں اور وہ مغرب کی طرف چلے جا رہے تھے۔

”کلاسک؟“ جیمس خوش ہو کر چیخا۔

”اسے یہ کاروں سے آکر آؤٹوں پر بیٹھ رہی ہیں۔“

”جہاں یہ جا رہی ہیں... ادھر کاریں نہیں جاسکتیں۔“

”ای میل لیا دوشوار گزار راستے طے کر کے یہ ستر لو مقصود ہے۔“

”اچھا...؟“

”مسٹر! آپ کو اپنی گاڑی... کیسے سڑک پر ہی سفر جاری رکھنا ہے؟“ جوزف بولا۔

”فکر کرو۔“

”کیا اب بھی بھی آؤٹ پر بیٹھنا پڑے گا؟“ جیمس نے پوچھا۔

”اگرچہ ہی ملک میں بنا ہوا جاپانی کٹر خریدنا ہے۔“

”تو وہ بیٹھنا پڑے گا۔“ جیمس نے پوچھی تو جی ٹوائیں آؤٹوں پر بیٹھ آ رہی ہیں۔

”بغیر ٹکی پڑا خریدنے کے لیے آؤٹوں پر بھی بیٹھ سکتی ہیں۔“

”مطلب یہ ہے کہ مشکل کیا ہوا۔“

”پھر کار نہیں...؟“

”یہ کہا اپنے ہی ملک کی بھول میں بیٹھا۔“

”وہ اس پر دوسرے ملک کی مہر زوال کر اس طرح۔“

”وہ اس کا...؟“

”مستحق ہیں کہ اس پر ایسا نہ کرے۔“

”کیوں کی ہائی؟“

”وہ کہہ کہ آپ جہاں کہیں آئے ہیں یورپائی نس؟“

”آؤٹ...؟“

”ای میل لیا دوشوار گزار راستے طے کر کے یہ ستر لو مقصود ہے۔“

”اچھا...؟“

”مسٹر! آپ کو اپنی گاڑی... کیسے سڑک پر ہی سفر جاری رکھنا ہے؟“ جوزف بولا۔

”فکر کرو۔“

”کیا اب بھی بھی آؤٹ پر بیٹھنا پڑے گا؟“ جیمس نے پوچھا۔

”اگرچہ ہی ملک میں بنا ہوا جاپانی کٹر خریدنا ہے۔“

”تو وہ بیٹھنا پڑے گا۔“ جیمس نے پوچھی تو جی ٹوائیں آؤٹوں پر بیٹھ آ رہی ہیں۔

”بغیر ٹکی پڑا خریدنے کے لیے آؤٹوں پر بھی بیٹھ سکتی ہیں۔“

”مطلب یہ ہے کہ مشکل کیا ہوا۔“

”پھر کار نہیں...؟“

”یہ کہا اپنے ہی ملک کی بھول میں بیٹھا۔“

”وہ اس پر دوسرے ملک کی مہر زوال کر اس طرح۔“

”وہ اس کا...؟“

”مستحق ہیں کہ اس پر ایسا نہ کرے۔“

”کیوں کی ہائی؟“

”وہ کہہ کہ آپ جہاں کہیں آئے ہیں یورپائی نس؟“

”آؤٹ...؟“

”ای میل لیا دوشوار گزار راستے طے کر کے یہ ستر لو مقصود ہے۔“

”اچھا...؟“

”مسٹر! آپ کو اپنی گاڑی... کیسے سڑک پر ہی سفر جاری رکھنا ہے؟“ جوزف بولا۔

”فکر کرو۔“

”کیا اب بھی بھی آؤٹ پر بیٹھنا پڑے گا؟“ جیمس نے پوچھا۔

”اگرچہ ہی ملک میں بنا ہوا جاپانی کٹر خریدنا ہے۔“

”تو وہ بیٹھنا پڑے گا۔“ جیمس نے پوچھی تو جی ٹوائیں آؤٹوں پر بیٹھ آ رہی ہیں۔

”بغیر ٹکی پڑا خریدنے کے لیے آؤٹوں پر بھی بیٹھ سکتی ہیں۔“

”مطلب یہ ہے کہ مشکل کیا ہوا۔“

”پھر کار نہیں...؟“

”یہ کہا اپنے ہی ملک کی بھول میں بیٹھا۔“

”وہ اس پر دوسرے ملک کی مہر زوال کر اس طرح۔“

”وہ اس کا...؟“

”مستحق ہیں کہ اس پر ایسا نہ کرے۔“

”کیوں کی ہائی؟“

”وہ کہہ کہ آپ جہاں کہیں آئے ہیں یورپائی نس؟“

”آؤٹ...؟“

”ای میل لیا دوشوار گزار راستے طے کر کے یہ ستر لو مقصود ہے۔“

”اچھا...؟“

”مسٹر! آپ کو اپنی گاڑی... کیسے سڑک پر ہی سفر جاری رکھنا ہے؟“ جوزف بولا۔

”فکر کرو۔“

”کیا اب بھی بھی آؤٹ پر بیٹھنا پڑے گا؟“ جیمس نے پوچھا۔

”اگرچہ ہی ملک میں بنا ہوا جاپانی کٹر خریدنا ہے۔“

”تو وہ بیٹھنا پڑے گا۔“ جیمس نے پوچھی تو جی ٹوائیں آؤٹوں پر بیٹھ آ رہی ہیں۔

”بغیر ٹکی پڑا خریدنے کے لیے آؤٹوں پر بھی بیٹھ سکتی ہیں۔“

”مطلب یہ ہے کہ مشکل کیا ہوا۔“

”پھر کار نہیں...؟“

”یہ کہا اپنے ہی ملک کی بھول میں بیٹھا۔“

”وہ اس پر دوسرے ملک کی مہر زوال کر اس طرح۔“

”وہ اس کا...؟“

”مستحق ہیں کہ اس پر ایسا نہ کرے۔“

”کیوں کی ہائی؟“

”وہ کہہ کہ آپ جہاں کہیں آئے ہیں یورپائی نس؟“

”آؤٹ...؟“

”ای میل لیا دوشوار گزار راستے طے کر کے یہ ستر لو مقصود ہے۔“

”اچھا...؟“

”مسٹر! آپ کو اپنی گاڑی... کیسے سڑک پر ہی سفر جاری رکھنا ہے؟“ جوزف بولا۔

”فکر کرو۔“

”کیا اب بھی بھی آؤٹ پر بیٹھنا پڑے گا؟“ جیمس نے پوچھا۔

”اگرچہ ہی ملک میں بنا ہوا جاپانی کٹر خریدنا ہے۔“

”تو وہ بیٹھنا پڑے گا۔“ جیمس نے پوچھی تو جی ٹوائیں آؤٹوں پر بیٹھ آ رہی ہیں۔

”بغیر ٹکی پڑا خریدنے کے لیے آؤٹوں پر بھی بیٹھ سکتی ہیں۔“

”مطلب یہ ہے کہ مشکل کیا ہوا۔“

”پھر کار نہیں...؟“

”یہ کہا اپنے ہی ملک کی بھول میں بیٹھا۔“

”وہ اس پر دوسرے ملک کی مہر زوال کر اس طرح۔“

”وہ اس کا...؟“

”مستحق ہیں کہ اس پر ایسا نہ کرے۔“

”کیوں کی ہائی؟“

”وہ کہہ کہ آپ جہاں کہیں آئے ہیں یورپائی نس؟“

”آؤٹ...؟“

”ای میل لیا دوشوار گزار راستے طے کر کے یہ ستر لو مقصود ہے۔“

”اچھا...؟“

”مسٹر! آپ کو اپنی گاڑی... کیسے سڑک پر ہی سفر جاری رکھنا ہے؟“ جوزف بولا۔

”فکر کرو۔“

”کیا اب بھی بھی آؤٹ پر بیٹھنا پڑے گا؟“ جیمس نے پوچھا۔

”اگرچہ ہی ملک میں بنا ہوا جاپانی کٹر خریدنا ہے۔“

”تو وہ بیٹھنا پڑے گا۔“ جیمس نے پوچھی تو جی ٹوائیں آؤٹوں پر بیٹھ آ رہی ہیں۔

”بغیر ٹکی پڑا خریدنے کے لیے آؤٹوں پر بھی بیٹھ سکتی ہیں۔“

”مطلب یہ ہے کہ مشکل کیا ہوا۔“

”پھر کار نہیں...؟“

”یہ کہا اپنے ہی ملک کی بھول میں بیٹھا۔“

”وہ اس پر دوسرے ملک کی مہر زوال کر اس طرح۔“

”وہ اس کا...؟“

”مستحق ہیں کہ اس پر ایسا نہ کرے۔“

”کیوں کی ہائی؟“

”وہ کہہ کہ آپ جہاں کہیں آئے ہیں یورپائی نس؟“

”آؤٹ...؟“

”ای میل لیا دوشوار گزار راستے طے کر کے یہ ستر لو مقصود ہے۔“

”اچھا...؟“

”مسٹر! آپ کو اپنی گاڑی... کیسے سڑک پر ہی سفر جاری رکھنا ہے؟“ جوزف بولا۔

”فکر کرو۔“

”کیا اب بھی بھی آؤٹ پر بیٹھنا پڑے گا؟“ جیمس نے پوچھا۔

”اگرچہ ہی ملک میں بنا ہوا جاپانی کٹر خریدنا ہے۔“

”تو وہ بیٹھنا پڑے گا۔“ جیمس نے پوچھی تو جی ٹوائیں آؤٹوں پر بیٹھ آ رہی ہیں۔

”بغیر ٹکی پڑا خریدنے کے لیے آؤٹوں پر بھی بیٹھ سکتی ہیں۔“

”مطلب یہ ہے کہ مشکل کیا ہوا۔“

”پھر کار نہیں...؟“

”یہ کہا اپنے ہی ملک کی بھول میں بیٹھا۔“

”وہ اس پر دوسرے ملک کی مہر زوال کر اس طرح۔“

”وہ اس کا...؟“

”مستحق ہیں کہ اس پر ایسا نہ کرے۔“

”کیوں کی ہائی؟“

”وہ کہہ کہ آپ جہاں کہیں آئے ہیں یورپائی نس؟“

”آؤٹ...؟“

”ای میل لیا دوشوار گزار راستے طے کر کے یہ ستر لو مقصود ہے۔“

”اچھا...؟“

”مسٹر! آپ کو اپنی گاڑی... کیسے سڑک پر ہی سفر جاری رکھنا ہے؟“ جوزف بولا۔

”فکر کرو۔“

”کیا اب بھی بھی آؤٹ پر بیٹھنا پڑے گا؟“ جیمس نے پوچھا۔

”اگرچہ ہی ملک میں بنا ہوا جاپانی کٹر خریدنا ہے۔“

”تو وہ بیٹھنا پڑے گا۔“ جیمس نے پوچھی تو جی ٹوائیں آؤٹوں پر بیٹھ آ رہی ہیں۔

”بغیر ٹکی پڑا خریدنے کے لیے آؤٹوں پر بھی بیٹھ سکتی ہیں۔“

”مطلب یہ ہے کہ مشکل کیا ہوا۔“

”پھر کار نہیں...؟“

”یہ کہا اپنے ہی ملک کی بھول میں بیٹھا۔“

”وہ اس پر دوسرے ملک کی مہر زوال کر اس طرح۔“

”وہ اس کا...؟“

”مستحق ہیں کہ اس پر ایسا نہ کرے۔“

”کیوں کی ہائی؟“

”وہ کہہ کہ آپ جہاں کہیں آئے ہیں یورپائی نس؟“

”آؤٹ...؟“

”ای میل لیا دوشوار گزار راستے طے کر کے یہ ستر لو مقصود ہے۔“

”اچھا...؟“

”مسٹر! آپ کو اپنی گاڑی... کیسے سڑک پر ہی سفر جاری رکھنا ہے؟“ جوزف بولا۔

”فکر کرو۔“

”کیا اب بھی بھی آؤٹ پر بیٹھنا پڑے گا؟“ جیمس نے پوچھا۔

”اگرچہ ہی ملک میں بنا ہوا جاپانی کٹر خریدنا ہے۔“

”تو وہ بیٹھنا پڑے گا۔“ جیمس نے پوچھی تو جی ٹوائیں آؤٹوں پر بیٹھ آ رہی ہیں۔

”بغیر ٹکی پڑا خریدنے کے لیے آؤٹوں پر بھی بیٹھ سکتی ہیں۔“

”مطلب یہ ہے کہ مشکل کیا ہوا۔“

”پھر کار نہیں...؟“

”یہ کہا اپنے ہی ملک کی بھول میں بیٹھا۔“

”وہ اس پر دوسرے ملک کی مہر زوال کر اس طرح۔“

”وہ اس کا...؟“

”مستحق ہیں کہ اس پر ایسا نہ کرے۔“

”کیوں کی ہائی؟“

”وہ کہہ کہ آپ جہاں کہیں آئے ہیں یورپائی نس؟“

”آؤٹ...؟“

”ای میل لیا دوشوار گزار راستے طے کر کے یہ ستر لو مقصود ہے۔“

”اچھا...؟“

”مسٹر! آپ کو اپنی گاڑی... کیسے سڑک پر ہی سفر جاری رکھنا ہے؟“ جوزف بولا۔

”فکر کرو۔“

”کیا اب بھی بھی آؤٹ پر بیٹھنا پڑے گا؟“ جیمس نے پوچھا۔

”اگرچہ ہی ملک میں بنا ہوا جاپانی کٹر خریدنا ہے۔“

”تو وہ بیٹھنا پڑے گا۔“ جیمس نے پوچھی تو جی ٹوائیں آؤٹوں پر بیٹھ آ رہی ہیں۔

”بغیر ٹکی پڑا خریدنے کے لیے آؤٹوں پر بھی بیٹھ سکتی ہیں۔“

”مطلب یہ ہے کہ مشکل کیا ہوا۔“

”پھر کار نہیں...؟“

”یہ کہا اپنے ہی ملک کی بھول میں بیٹھا۔“

”وہ اس پر دوسرے ملک کی مہر زوال کر اس طرح۔“

”وہ اس کا...؟“

”مستحق ہیں کہ اس پر ایسا نہ کرے۔“

”کیوں کی ہائی؟“

”وہ کہہ کہ آپ جہاں کہیں آئے ہیں یورپائی نس؟“

”آؤٹ...؟“

”ای میل لیا دوشوار گزار راستے طے کر کے یہ ستر لو مقصود ہے۔“

”اچھا...؟“

”مسٹر! آپ کو اپنی گاڑی... کیسے سڑک پر ہی سفر جاری رکھنا ہے؟“ جوزف بولا۔

”فکر کرو۔“

”کیا اب بھی بھی آؤٹ پر بیٹھنا پڑے گا؟“ جیمس نے پوچھا۔

"تیری شکل ہی ڈاکوؤں جیسی ہے۔"
 "آٹھ اونٹوں کا یہ جھوٹا سا قندیل پڑا تھا۔"
 "برہماری بھی ہے اور جھوٹا بھی؟ ہمیں بڑبڑایا۔"
 "مجھے اپنا سینہ دیکھو یا دیکھو؟"
 "مجھے اس وقت صرف خدا یاد آ رہا ہے۔ اگر یہ اونٹ
 دوڑنا شروع کر دے تو ہم کہاں ہوں گے؟"
 "یا اگر پرانے گے یا نہ گئے گے؟"
 "اتنی اونچائی سے گرنے کا مطلب ہوا فریجہ؟"
 "فوری طور پر دم بھی نکل سکتا ہے! ففر بولا۔"
 "کیا واقعی آپ محض ظہر رخ کی عرض سے بدھرا آئے ہیں؟"
 "ہمیں بے چارے۔"
 "بعض اوقات میں سوچتا ہوں کہ..."
 "جیسے جگہ پورا نہیں کر سکا تھا کیونکہ اونٹ نے ٹھیک
 اسی وقت کسی ناہموار جگہ پر پاؤں رکھ دیا تھا۔"
 "کیا ہم پیدل نہیں چل سکتے؟ اس نے کچھ دیر بعد
 ظفر سے کہا۔"
 "اس کلاسیکل سواری سے تمہاری بیزاری میری بھڑکیں
 نہیں آتی؟"
 "صاحب میں خفق نہیں پی سکتا، پان بھی نہیں کھا سکتا
 اور دیر بڑھ تھکان کا پاجامہ بھی نہیں پہن سکتا، ہڈی کی جوتیاں
 تو شاید میرے فرشتے بھی نہ پہن سکیں۔"
 "اونہ... ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ میں یہاں اس مبلغ کو
 کو دیکھنے آیا ہوں جو صرف عورتوں میں تبلیغ کرتا ہے... اور
 ہر اس منکر فریجہ جانتا ہے جہاں ہست سی عورتیں پٹی جاتی ہیں؟"
 "ڈیوٹی...؟"
 "نہیں جی طور پر... سنا ہے اپنے ہی قبیلے سے تعلق
 رکھتا ہے؟"
 "ہیپی ہے؟"
 "ہاں... لیکن باتیں بیوقوف کی سی نہیں کرتا۔"
 "تب تو واقعی دیکھنے کی چیز ہوگا۔"
 "جوزف کی حالت تباہ تھی۔ تباہیوں پر چھایاں گہری
 تھیں۔ آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا۔ جھنجھلاہٹ کا یہ عالم تھا
 کہ دل ہی دل میں خود کو گالیاں دینے لگا تھا۔ آخر وہ اُن

کے ساتھ آیا ہی کیوں؟ یہ بھی کوئی چٹکائی ہوگی۔ یہ لوگ بھی
 اقل درجے کے احمق معلوم ہوتے ہیں۔ عورتوں کو اونٹ پر
 دیکھنے کے شوق میں دوڑے چلے آئے۔ عورتوں کا کیا ہے۔ وہ
 سستی پنیریں خریدنے کے سلسلے میں اپنی زندگی بیک وقت
 نکال سکتی ہیں۔ اگر اس چٹکائی کا مقصد پہلے سے معلوم ہو گیا
 ہوتا تو وہ ہرگز نہ آتا۔ یہاں وہ دونوں تھی دیر میں واپس
 ہوں۔ اس کا کیا حشر ہوگا۔"
 "اچانک ایک گاڑی اس کے برابر آئی اور جوزف
 چوٹک کر اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔"
 "پھر اس کا منہ کھلا کھلا رہ گیا تھا کیونکہ یہ عورتوں
 کی گاڑی تھی... اور اس میں ایک کمرے والی گاڑی بھی دبی تھی۔
 جوزف سے نظر ملے ہی اس نے خوش دلی سے منہ ہلادیا۔
 جوزف نے جیسے کے ساتھ اپنا منہ بند کیا اور اس
 کے جبرے پہنچ کر رہ گئے۔"
 "وہ کھڑکی سے سر نکال کر بولی۔ نہیں مقامی زبان نہیں
 بول سکتی کیا تم میری بات سمجھ رہے ہو؟"
 "نہیں انگریزی میں گفتگو کر سکتا ہوں۔ جوزف نے بہت
 تپ سے جواب دیا۔"
 "تب تو مجھے خوشی ہے میں ایک دشواری میں پڑ گئی
 ہوں؟"
 "دوسروں کو مصیبت میں مبتلا کرنے والے خود بھی بچے
 عذاب میں پڑ جاتے ہیں کیا تم کو سمجھ نہیں آتا؟"
 "کیوں نہیں؟ اگر میں نے ففر سے کہا۔"
 "لیکن تم نے یہ سب جیسی حرکت کی تھی؟"
 "کبھی کبھی مجھ کو بھی ہوجانا پڑتا ہے۔ وہ لوگ میرا پرس
 ہمیں بھاگتے تھے جس میں ایک بڑی رقم تھی مجھے ان کے
 پیچھے جانا تھا۔"
 "تو پھر کیا ہوا؟"
 "میں نے انہیں چاہیا... لیکن اپنا پرس واپس نہ لے سکی
 انہوں نے میرے منہ پر آڑ دیا۔"
 "تم نے غلطی ہوئی تھی، اگر ایسی کوئی بات تھی تو ہماری
 گاڑی لے جا گئے کی بجائے تم سے مدد مانگی ہوتی۔"
 "میں شرمندہ ہوں۔ اور تمہاری گاڑی واپس کرنا
 چاہتی ہوں۔"
 "اچھا... اچھا۔ ہماری کوئی چیز ضائع تو نہیں ہوئی؟"
 "نہیں۔"

"ففر نہیں... چیک کرو۔"
 "جوزف گاڑی سے اتر کر ففر کی گاڑی کے قریب
 پہنچا۔ ہر چیز بخوبی کی توں موجود تھی۔ ساری بوتلوں پر نظر پڑنے
 ہی اس کا چہرہ ہلکا ہوا۔"
 "اچھا ابھی اس میں تم اپنی گاڑی منہا لو؟"
 "اگر اسے گاڑی کی گئی دے کر اپنی گاڑی میں جا بیٹھی۔
 پھر جوزف نے چٹک کر نہیں دیکھا تھا کہ وہ کدھر گئی۔
 باسکٹ میں ہاتھ ڈال کر کوئی بوتل نکالی تھی اور دوبارہ۔۔۔
 خوش خلق بننے کی کوشش کرنے لگا۔"
 "کسی قنداً نکلیں گئیں تو اس نے اس پاس کے لوگوں
 کو حقدار سے دیکھا کیونکہ وہ عورتوں کے چکر میں پڑ کر
 اس دوران میں آئے تھے۔ کتنی گھٹیا زندگی گزارتے ہیں یہ
 شادی شدہ لوگ اس کے سوچا۔"
 "یہ لوگ بھی سہتا ہیں اسی وقت ایک پولیس کا قریب
 آکر ٹکی اور اس پر سے ایک آفیسر ریوا اور تین آتراء...
 ریوا اور کا رخ جوزف کی طرف تھا۔"
 "گاڑی سے باہر آؤ؟ جوزف کو ٹھکر دیا گیا۔"
 "کیوں...؟ جوزف غصا رہا۔"
 "بہر آؤ... وہ دشوٹ کر ڈھول گا؟"
 "وہ آتے قہر آلود نظروں سے گھورتا ہوا گاڑی سے اتر
 آیا لیکن اس نے اپنے ہاتھ نہیں اٹھائے تھے۔
 "یہ اور لوگ بھی اپنی گاڑیوں سے اتر کر ان کے قریب
 آ گئے تھے۔"
 "لوگ کہاں ہے؟ آفیسر نے جوزف سے سوال کیا۔"
 "میں نہیں جانتا۔"
 "اس کے ہاتھ لیاں نکادو؟ آفیسر نے اپنے پیچھے...
 کھڑے ہوئے گاڑیوں کو مخاطب کیا۔"
 "آٹھ کیوں؟ وہ بھی گویا؟ جوزف نے دماغ صاف
 رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔"
 "یہ گاڑی لڑکی جیلا رہی تھی؟"
 "جس... وہی لاتی تھی... اور اپنی گاڑی لے گئی۔"
 "کیا مطلب؟"
 "ادھر سے تیں اس کی گاڑی کا ٹائر فلیٹ ہو گیا تھا۔"
 "جوزف نے طویل سانس لے کر کہا اعدا لڑکی کی کہانی سنہارنے
 لگا تھا۔"

اس پاس کھڑے ہوئے لوگوں نے بھی بتایا کہ ایک غیر
 ملکی لڑکی کچھ دیر پہلے اس سے گاڑی بدل کر واپس لے گئی ہے۔
 "تم بھی غیر ملکی ہی معلوم ہوتے ہو؟ آفیسر جوزف کو
 گھورتا ہوا بولا۔"
 "ہوں یقیناً ہوں... لیکن ایک بہت بڑے آدمی کا
 ملازم ہوں۔ اسے جب یہ معلوم ہوگا کہ میں کسی ناگہانی مصیبت
 میں پھنس گیا ہوں تو وہ زمین آسمان ایک کر دے گا۔"
 "وہ دونوں کہاں ہیں جن کا تم نے ابھی ذکر کیا ہے؟"
 "اونٹ پر بیٹھ کر ادھر گئے ہیں۔ جوزف نے مغرب کی
 طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔"
 "تمہیں ہمارے ساتھ چھٹا ہوگا؟ آفیسر نے سخت لہجے
 میں کہا۔"
 "گاڑی کی گئی میرے پاس ہے۔ اس لیے اُن لوگوں کی
 واپسی سے قبل میں کہیں نہ جا سکتا ہوں گا۔"
 "پھر جوزف انہیں دیکھا ہی دیکھا گیا تھا اور اس
 کے ہاتھ لیاں لگ گئی تھیں۔"
 "میں اور جھوٹا دیو کی یہ بستی کپڑا ہانا کے نام سے
 مشہور تھی۔ شہر میں جو کپڑا اس روپے کر لیتا تھا، یہاں اس
 کی قیمت چار پانچ روپے گز سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔
 شہر سے یہاں تک آئے فاقوں کو خامی و دشواریاں
 پیش آتی تھیں لیکن اس کے باوجود سستے اور غیر ملکی کپڑوں
 کی کشش انہیں کھینچ ہی لاتی تھی۔"
 "جیسے خود آپ نے نظروں سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔
 دفعہ چھک کر بولا: آفیسر میری مدد کے کسی نوعی پڑاؤ کا بازار
 معلوم ہوتا ہے۔ بس کھانا کھانے والے سقوں کی کی محسوس
 ہوتی ہے۔"
 "سے کلاسیکل ہیج؟"
 "بالکل ہے... یورپی ٹی ٹی... میں آپ کا منہ ہوں۔"
 "اب تو کچھ خریدنا بھی چاہیے... ورنہ وہ خواتین بھیجیں
 گی کہ ہم انہی کے لیے آئے تھے؟"
 "سمجھنے دیجیے۔"
 "ہم لوہے میں نہیں ہیں؟"
 "لیکن وہ کہاں ہیں جس کے لیے آپ آئے تھے؟"
 "دیکھیں گے... پلو بیٹے دکھائیں دیکھیں۔ تمہارے سوٹ

کے لیے پارخانے کا کوئی پس باغداد آجائے شاید؟
 یہاں کے بہتوں کو خراب سوٹ پہنا چاہیے؟
 ضرور لیکن ڈائری میں جو نہیں صاف کر اگر تارکیاں کے
 کچرے کے مطابق کم از کم بچہ تو نگر ہی آسکیں؟
 آپ اپنے دماغ کی تیر بھیجیے یوٹائی ٹی؟
 چلو! غفرانے دیکھیں چھوٹے بڑا۔
 غیموں میں اعلیٰ قسم کے کپڑوں کی ڈکانیں تھیں... وہ
 ایک ایک نیچے کو دیکھتے پھرے لیکن کہیں بھی مردوں کے استعمال
 کے کپڑے نہ دکھائی دیے۔
 یہ کیا قسم ہے؟... یوٹائی ٹی؟
 مرد... یہاں کہاں ہیں... صرف خواتین آتی ہیں۔
 اس لیے انہی کے استعمال کے کپڑے ہی میں گئے؟
 تو ہم یوٹائی... خواہ مخواہ...؟
 بھواس مت کرو... ابھی کچھ دیر پہلے تم نے خوفی کا
 اہلار کیا تھا؟
 نہیں بھگتا تھا کہ یہاں کسی خیمے میں ناٹائی کی ڈکان بھی
 ہوگی؟
 غفر کہہ نہ بولا۔ وہ ایک خیمے کی طرف متوجہ ہو گیا تھا،
 جہاں عورتوں کے سروں کے اوپر ایک مردانہ پتی چہرہ
 دکھائی دیا۔ وہ کچھ گردے رہا تھا۔
 یہ دونوں بھی تیری سے آگے بڑھے۔
 پتی گدھے پر سوار تھا یہ دونوں مجھے سے کسی قدر
 بہت کر گئے ہوئے کیونکہ یہاں صرف عورتیں ہی عورتیں
 تھیں۔ پتی ان ت کبریا تھا... سمجھا نہ بول گا... سمجھا نہ...
 رہیوں گا... تم اگر چاہو تو یہ سومانہ آدھوں کی سومانہ کی
 سکتی ہے تم ابھی طرح جانتی ہو کہ تمہارے مردوں کی قسم کی کمانی
 گھولائے ہیں، اگر تم گندی کمانیوں کو گندی مانیوں میں بہانا
 شروع کرو تو یہ سارا انتشار ختم ہو سکتا ہے؟
 تم پہلے اپنی شکل تو دیکھو... کسی عورت نے بیچ کر کیا۔
 اس شکل میں تو تم میرے گرد آکھتا ہو گئی ہو... جیتہ
 دوستا میں آتا تو اس قابل بھی نہ سمجھتا کہ میں کتا ہوں میں
 اس کے کوئی بڑی تباہی گشت و خون کی شکل میں تم پر
 نازل ہو جائے ہوش میں آ جاؤ... ورنہ دیکھو اس تباہی
 افلا دون کو تم سے خدا کر ڈول گا؟
 مت بھواس کرو! پتی آواز میں ابھری۔

ابھی بات ہے... تم دیکھ لیا... وہ تمہارے گھر چھوڑ
 دیں گے... جسک مانگے پھر میں گے لیکن رشوت یا... کہی
 دوسرے ناجائز طریقے سے حاصل کی ہوئی دولت کو ہاتھ
 نہیں لگائیں گے؟
 اچانک کئی دکان دار گالیاں بکتے ہوئے مجھے کی طرف
 دوڑ پڑے۔ عورتیں تفریق ہو گئیں اور پتی کو گدھے سے
 دھکیل کر پانی شروع کر دی گئی۔
 غفر اور جیس نے اچانک کے لیے دوڑ پڑے تھے۔
 اوہو... ایک اور بھی ہے؟ ایک ڈکان دانے جیس
 کا گریبان پکڑتے ہوئے کہا۔
 یہ کیا بے ہوشی ہے؟ جیس نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔
 تم ادھر کیوں آتا ہے؟... چارادھنا خراب کرنے؟
 ہم لوگ تو خریداری کے لیے آئے ہیں؟
 بھوسہ ہو... بھال جاؤ یہاں سے!...
 دوسری طرف غفر نے ہفت پتی کو دکانداروں کے
 نشے سے نکال کر دوبارہ گدھے پر سوار کر دیا تھا۔
 چلو... اس نے گدھے کی ٹام پکڑتے ہوئے جیس
 کو پکھارا۔
 ان کے دلیں سے ہتے ہی عورتوں نے زور زور سے
 قہقہے لگائے تھے۔
 کیوں بھال؟ تم کون ہو... اور یہ سب کیا تھا؟ غفر
 نے پتی کو مخاطب کیا جو پیش جبکہ اپنے بغیر نقاش میں ٹھوڑے
 جا رہا تھا۔
 اس نے جو تک کر انہیں تو پتی مسری طور پر دیکھا اور
 پھر لیٹ کر قہقہہ لگائے وہی خواتین کو دیکھا۔
 ایک دن نہیں رہنا پڑے گا؟ وہ ہاتھ اٹھا کر چیخا۔
 اسے بھائی! اب بس بھی کرو... کہیں یہ عورتیں ہی نہ
 تم پر ٹوٹ پڑیں؟ غفر نے اس کا ہاتھ تھپک کر کہا۔
 شہو دوستو... میں حقیقتاً تم سے نہیں ہوں؟
 پتی نے تلخ ہنسی میں جواب دیا۔
 وہ تو تمہارے اطوار ہی سے ظاہر ہے؟ جیس نے آگے
 بڑھ کر کہا۔ ہم نہ بھالے تو یہ ڈکان دار نہیں زندہ نہ بچھوٹے؟
 میں مرنے ہی کے لیے گھر سے نکلتا ہوں؟
 گدھے پر سوار ہو کر؟
 میرا مصحفیت آٹاؤ دوست! میں تمہاری طرح

بے کسی کی زندگی گزارنے کے لیے پتی نہیں بنا... یقین کرو...
 میں اس اتنے پیسے نہیں ہونے کہ بال ترشوا سکوں... میرے
 لیے تو یہ کچھ کپڑے دیکھ رہے ہوں ان کے علاوہ اور کچھ
 نہیں ہے میرے پاس؟
 میرے ساتھ جواں تھلے بال بھی ترشوا دل گا اور
 کم از کم چار نوٹس کچھ دل کا اس کام کروں گا... جیس بولا۔
 تب تم بھی پتی جیس علوم بھرتے، پھر یہ روپ کس
 لیے ہے؟
 مجھے بال ترشوانے کا وقت نہیں ملا۔
 پتی کچھ نہ بولا۔
 اب کہاں جاؤ گے؟ غفر نے پوچھا۔
 کہیں بھی نہیں... موت سے نہیں ڈرتا... اگر عورتیں
 ہاؤں تو پتی قوم نہ مرنے سکتی ہے؟
 کیا قوم قوم کی سٹ گار کھی ہے؟ کلاسیکی لڑکچہ بڑھو
 اور آٹا قہقہے میں دیکھی لو... سارے ڈکھو دور ہو جائیں گے؟
 جیس براہ راست کر کے بولا۔
 تو کوئی ذریعہ تلاش کیا ہے؟ وغیرہ پتی نے سوال کیا۔
 کھلی... غفر اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرایا۔
 تو تم بھی اپنے پیسے انجام کے منتظر ہو؟
 اگر تم کو سوسہ لگی رہے گا رہنے کا وعدہ کرو تو ہم
 تم سے کسی بھی شے نہ مانگیں گے؟ غفر بولا۔
 تم سے کہاں ملو... میرا کوئی مسکا نہیں ہے؟
 لی الال ہمارے ساتھ چلو؟
 ہاں میں نے ایک ہفتے کا پلان تیار کیا ہے جس کے
 تحت ہر ایک کی حق باتی ہیں اس سے پہلے میں کہیں نہ
 جاؤں گا؟
 آج ہے؟ اب لاؤ اپنے پاس رکھو؟ غفر نے
 کہا۔ لاؤ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا کہ جب
 ہمارا ہمارے پاس نہ آتا شاید میں تمہارے کسی
 کام میں مددگار بن سکوں؟
 تمہارے کام کا کیا ہے؟
 ہمارے کام میں تم سے کام آجائے نہیں تمہاری باتیں
 سناؤں؟
 ہاں ہمارے کام میں تمہارے کام آجائے؟
 ہاں ہمارے کام میں تمہارے کام آجائے؟
 ہاں ہمارے کام میں تمہارے کام آجائے؟

میرا خیال ہے کہ اس کے ہاتھ پیر یا نہ حرکت کسی آؤٹ
 پروا میں اور نہ سہائیں؟ جیس بولا۔
 تم غافل رہو؟ پتی نے غفر سے اسے غور سے دیکھا کہ کہا۔
 اس کے بچے کو کہہ رہا تھا، ورنہ یہ لوگ اسے مار
 ڈالیں گے؟
 چاروں سے برابر ہٹ رہا ہوں؟ پتی مسکرا کر بولا۔
 تب تو میں ٹپ ٹپ چاہا کہ کسک جانا چاہیے...
 یوٹائی ٹی؟
 ہوں اچھا...؟ غفر پتی کی طرف مصافحہ کے لیے ہاتھ
 بڑھاتا ہوا بولا۔
 یہ جیتہ ہاتھ ہی ہاتھ ملتے ہیں... دل نہیں ملتے؟ پتی
 نے سنڈی سانس لے کر کہا اور ایسا نشانہ بنایا، جیسے مصافحہ
 ہے سدا ناگوار گرد رہو۔
 واپسی کے سفر میں ان کا آؤٹ تہا تھا۔
 آپ کو گاڑی کی ٹکر بھی ہے یا نہیں؟ جیس اٹھتے بولتے
 ہو کر بولا۔
 ہٹتی ہوئی مل جائے گی؟ غفر نے پے پروائی سے کہا۔
 "نہیں نے اکثر غلطی میں بھی آپ کو غلاب زادہ ہی
 پاتا ہے؟"
 مشکریہ جیس غلاب زادگی کے علاوہ میرے پاس
 اور کچھ نہیں ہے؟
 تو پھر مجھے اس غلاب زادگی میں سے کم از کم دس
 فی صد عطا فرمائیے۔ تنخواہ تو پڑھنے سے رہی؟
 آج سے اپنے نام کے ساتھ دس فی صد غلاب زادہ
 لکھا کرو مجھے کوئی اعتراض نہیں؟
 مشکریہ یوٹائی ٹی؟
 ویسے تم کو آؤٹ پر تنخواہ کیوں یاد آتی ہے؟
 آؤٹ کی سواری ایک ایسی مشقت ہے جس کا کوئی
 جلد نہیں ہے؟
 حوصلہ جیس حوصلہ...
 کس برے پر؟... بڑی کی گاڑی میں کھانے کی کوئی چیز
 نہیں دکھائی دی تھی؟
 اس پتی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟
 فراڈ معلوم ہوتا ہے؟
 کس قسم کا فراڈ؟

”مردوں کے ہاتھوں میں کاشاق سلیم ہوتا ہے اس لیے ایسی باتیں کرتا ہے۔ وہ دراصل خوری تو ایک آفاقی واقعیت ہے۔ ایک بچی اور ایک گداہا اس سلسلے میں کیا کرے گا؟“
 نظریہ نمونہ رطہ خوری ویر بعد میں سے بولا۔ یہ سفر اس کے باوجود بھی میری گھر میں نہیں آسکا۔
 ”میں اسے بس ایک نظر دیکھنا چاہتا تھا، ظفر نے جواب دیا۔
 ”مقصود...؟“
 ”تم بھی بچی نہیں ہو۔ لہذا اپنے اس طے کا مقصد بیان کرو؟“
 ”میں بولی صد بچی ہوں... اپنی کمال میں مست رہنے والا۔“
 ”یہ جو اس ہے تم بچوں کی طرح گندے نہیں رہتے؟“
 ”ہو سکتا ہے میرے والدین دھو بی رہے ہوں؟“
 ساریاں اونٹ کی ٹیکل پکڑے پیدل پیدل رہا تھا۔
 ”جیسے اسے غور سے دیکھتا ہوا بولا۔“ میرا خیال ہے کہ اب ہم اسے اونٹ پر بٹھا دیں اور خود اونٹ کی ٹیکل پکڑ کر پیدل چلیں۔“
 ”اس سے فائدہ؟“
 ”اونٹ سے پہلے وہاں پہنچ جائیں گے۔“
 دراصل واپسی کا سفر دونوں ہی کے لیے تکلیف دہ ثابت ہو رہا تھا۔
 ”... اور پھر یہ وہ اس جگہ پہنچاں کاریں پارک تھیں تو انہیں روکی کی گاڑی کی بجائے اپنی گاڑی نظر آئی، جس کے قریب دو سگ کا سبیل کھڑے تھے۔“
 ”ابو... چاری پولیس کتنی تیز ہے؟“ جیسے خود بولا۔
 ”عمران کہیں جانے کی تیاری کر رہا تھا کہ کسی نے باہر سے کال لے کا بن دیا۔“
 ”آج آوا... دروازہ کھلا ہوا ہے۔“ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔
 ”... اور پھر کوئی فیاض کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر سر سہلے لگا۔
 ”میں جلدی میں ہوں۔“ فیاض نے خشک ہنسی میں کہا۔
 ”میرے ساتھ چلو؟“

”جلدی ہی موت ہونا اٹھایا کرتے ہیں کسی کو ساتھ نہیں لے جاتے۔“
 ”بچھاؤ گے... تھلا ہی معاملہ ہے۔“
 ”جیسے یاد نہیں پڑتا کہ مجھ سے دوائے گئے ہو؟“
 ”ابھی بات ہے... تو سچا اب عدالت ہی میں نمائندگی کے منتظر رہنا۔“ فیاض واپسی کے لیے مڑنا ہوا بولا۔
 ”ظفر وہاں عمران نے جھپٹ کر اس کا بازو پکڑے ہونے لگی تھی۔“
 ”کہا یہاں کھاتے جاؤ؟“
 ”گاڑی ہی میں بیٹھ کر باہر کر سوں گا۔ وقت نہیں بڑھاؤ گے بعد کہ میں پہنچ رہا ہوں... میں نے تمہیں دوبارہ ہے۔“ فیاض نے خشک ہنسی میں کہا۔
 ”اجھا اچھا میں چل رہا ہوں۔“ عمران بولا۔
 ”فیاض کی گاڑی میں اس کا ایک ماتحت اس کے پیچھے موجود تھا۔“
 ”عمران فیاض کے ساتھ اگل سیٹ پر بیٹھ گیا۔ فیاض ہوا دینے کا وعدہ کیا تھا۔“
 ”ڈرائیور کو رٹا تھا۔ کچھ دیر چل کر فیاض بولا، ہم شاہ آبا کے پولیس اسٹیشن کی طرف جا رہے ہیں۔“
 ”وہاں پہنچ کر میرے لیے جو کچھ منگوا دینا۔“
 ”کسی ماتحت کی موجودگی میں تمہاری کوئی بے ہودہ پسند نہیں کروں گا۔“ فیاض نے خصلے جیسے میں آہستہ سے ”تب پھر وہی چل کر بتانا کہ وہاں میری موجودگی کا مطلب ہے؟“
 ”میں یہیں بنائے رہتا ہوں۔“
 ”نہیں... یہاں نہیں۔“ عمران نے غیر مزوری ہنسی میں ملاحظہ کیا۔
 ”اس پر فیاض نے اسے کن انہیوں سے دیکھ کر کہا۔“
 ”میں کوئی خاص بات ہے؟“
 ”میں نہیں اس وقت سے عزم نہیں کرنا چاہتا۔“
 ”مجھے متیر دیکھ کر سسوں کرو گے۔ بالکل اچال کو بھی ہتے۔“
 ”تو تم جانتے ہو؟“ فیاض غمزہ کیا۔
 ”میں کیا جانتا ہوں؟“ عمران کے جیسے میرت کی اچھی بات ہے، وہیں پہنچ کر دیکھ لیتا۔“ فیاض کر بولا۔
 ”اس کے بعد بقیہ راستہ خاموشی سے طے ہوا تھا۔“
 ”شاہ آباد پولیس اسٹیشن کے انچارج نے جس انداز فیاض کا استقبال کیا تھا اس کی کسی قدر حیرت بھی شامل ہے۔“

”ان تینوں کو پکڑاؤ۔“ فیاض نے اس سے کہا۔
 ”کی...؟“ اس کی آنکھیں حیرت سے کھلی گئیں۔
 ”اس کا کیا مطلب ہے؟“ فیاض اسے ٹھوکتا ہوا بولا۔
 ”بتا ہاں! آپ ہی تو بعد میں فرمایا تھا کہ انہیں بھڑو نہیں تصدیق کر سکا ہوں۔“
 ”جگہ ان کی کار سے منظر وہاں عمران نے جھپٹ کر اس کا بازو پکڑے ہونے لگی تھی۔“
 ”جو اس رت کرو؟“ فیاض دانت ہیں کر بولا۔ اس کا گاڑی ہی میں بیٹھ کر میں پہنچ رہا ہوں... میں نے تمہیں دوبارہ ان میں کیا تھا۔“
 ”نہیں؟“ انچارج کے چہرے پر سراسیمگی کے آثار نظر آئے۔
 ”عمران اس دوران میں انہیوں کی طرح ایک ایک کا کٹر لہذا وہ فیاض کو مخاطب کر کے بولا۔ تم نے جو کچھ عمران فیاض کے ساتھ اگل سیٹ پر بیٹھ گیا۔ فیاض ہوا دینے کا وعدہ کیا تھا۔“
 ”ڈرائیور کو رٹا تھا۔ کچھ دیر چل کر فیاض بولا، ہم شاہ آبا کے پولیس اسٹیشن کی طرف جا رہے ہیں۔“
 ”وہاں پہنچ کر میرے لیے جو کچھ منگوا دینا۔“
 ”کسی ماتحت کی موجودگی میں تمہاری کوئی بے ہودہ پسند نہیں کروں گا۔“ فیاض نے خصلے جیسے میں آہستہ سے ”تب پھر وہی چل کر بتانا کہ وہاں میری موجودگی کا مطلب ہے؟“
 ”میں یہیں بنائے رہتا ہوں۔“
 ”نہیں... یہاں نہیں۔“ عمران نے غیر مزوری ہنسی میں ملاحظہ کیا۔
 ”اس پر فیاض نے اسے کن انہیوں سے دیکھ کر کہا۔“
 ”میں کوئی خاص بات ہے؟“
 ”میں نہیں اس وقت سے عزم نہیں کرنا چاہتا۔“
 ”مجھے متیر دیکھ کر سسوں کرو گے۔ بالکل اچال کو بھی ہتے۔“
 ”تو تم جانتے ہو؟“ فیاض غمزہ کیا۔
 ”میں کیا جانتا ہوں؟“ عمران کے جیسے میرت کی اچھی بات ہے، وہیں پہنچ کر دیکھ لیتا۔“ فیاض کر بولا۔
 ”اس کے بعد بقیہ راستہ خاموشی سے طے ہوا تھا۔“
 ”شاہ آباد پولیس اسٹیشن کے انچارج نے جس انداز فیاض کا استقبال کیا تھا اس کی کسی قدر حیرت بھی شامل ہے۔“

”جوتے سے انداز میں اٹھ کھڑا ہوا۔“
 ”واپسی کے سفر میں فیاض نے خاموشی اختیار کر لی تھی... عمران بھی کچھ نہ بولا۔ فیاض کی کسی کن انہیوں سے اے دیکھنے لگا تھا۔“
 ”خبریں پہنچ کر اس نے بہنے ماتحت کو ایک جگہ لکڑی سے اٹا دیا۔“
 ”تم مجھے وہاں کیوں لے گئے تھے؟“ عمران نے طویل سانس لے کر سوال کیا۔
 ”تم ابھی طرح جانتے ہو؟“ فیاض غمزہ کیا۔
 ”اجھا اب براؤ کم آؤ یوں کی طرح گفتگو کرو... درنہ میں چلتی گاڑی سے چھٹاٹک ٹکاؤں گا۔“ عمران نے کہا۔
 ”اگر تم نہیں جانتے تو پھر وہ کون تھا جس نے میری آواز میں اسٹیشن انچارج کو غلط منسور دیا؟“
 ”تمہارا ہی ریکارڈ کہیں سے نچ گیا ہو گا؟“
 ”تم جوتے ہو... ان میں سے کسی نے یقیناً تمہیں اطلاع دی ہوگی۔ انچارج بھی جھوٹ بول رہا ہے۔ اس نے انہیں فون استعمال کر کے اہازت دے دی ہوگی۔“
 ”الٹس سے کسی کا نام بھی لو پراسے!... پھیلیاں نہ جھساؤ۔“
 ”مختلف... ظفر ملک اور اس کا ملازم ہیں؟“
 ”اس کے منہ پر کسی نہ کہہ دینا، بڑا مان جائے گا... جیس کہلاتا ہے... میں تو غیر... فقہ کیا ہے؟“
 ”یہ تینوں ایک الزام کے تحت گرفتار رکے گئے تھے اور انچارج نے مجھے اطلاع دی تھی؟“
 ”بھلا تمہیں کیوں اطلاع دی تھی؟ اپنے حلقے کے ڈی ایس۔ پی کی ایس پی کو اطلاع دینی چاہیے تھی؟“
 ”تمہیں اس سے کیا سروکار ہے؟“
 ”کس الزام کے تحت انہیں گرفتار کیا گیا تھا؟“
 ”میں نہیں جانتا ہوں گا۔“
 ”تو اب تم میرے دوستوں کے پیچھے پڑ گئے ہو۔ گاڑی روکو... میں یہیں اتروں گا۔“
 ”تم میرے ساتھ دفتر چل رہے ہو؟“
 ”وہاں منگواؤں گے جو کچھ؟“
 ”تمہیں اعتراض کرنا پڑے گا کہ انڈس سے کسی نے تم سے فون پر رابطہ کیا ہو گا۔“

"خلف پر رابطہ... شش... میرے اور جوزف کے درمیان
 ملی بیٹی جلتی ہے۔"
 عمران سیدھی سے گفتگو کرو... وہ بڑے خسارے
 میں رہو گے۔"
 "نیز پرنٹ پر کنٹرول ہو جانے پر ویسے ہی خسارے
 میں چل رہا ہوں تم کو ان سارا تیرا دے گا۔"
 "اچھا بات ہے اگر جاؤ گاڑی سے... اب ان تینوں
 کے لیے مشین کرائوں گا۔ مجھ سے کچھ کہاں جائیں گے۔"
 "تم سے کچھ کروں گی کسی نہیں جاسکتا... وہ بچے
 کیا سمجھتے ہیں۔"
 "بہتری اسی میں ہے کہ اعتراض کرو۔"
 "کیونہں فاض... میں پھر بے حد سنی سے پوچھتا ہوں کہ
 اصل واقعہ کیا ہے۔"
 "دفتر چل کر تباہی کا۔"
 "اچھی بات ہے... اگر تم ہی سمجھتے ہو کہ وہاں بیڑی کر
 زیادہ با اختیار ہو جائے تو یہ تباہی اپنا انداز کرے۔"
 "فیاض پھر نہ بولا۔"
 "بالآخر وہ دفتر بھی بیڑی گئے۔ فیاض نے بیٹھے ہی میز کی
 دراز سے ایک تصویر نکال کر عمران کے سامنے ڈال دی۔"
 "اسے پہچانتے ہو؟"
 "کوئی یورپین لڑکی ہے؟ عمران نے اچھا نہ انداز میں کہا۔"
 "اس کا نظریہ ملک سے کیا تعلق ہے؟"
 "یہ لڑکی ہے اور وہ لاٹکے۔"
 "عمران استہدک سے فیاض نے انھیں نکالیں۔"
 "تم کہاں تو نہیں گھاڑے اگر کوئی تعلق بھی ہوگا تو مجھے
 اس کا علم ہو جائے گا۔"
 "خیر... خیر... بہتری اسی میں ہے کہ ان تینوں کو فوراً
 جان کر دو۔"
 "اگر یہ بات ہے کیونہں فیاض تو اسے ٹوٹ کر دے... میں
 گھنٹے کے اندر اندر ان تینوں کا سراغ مجھے بتانا چاہیے۔"
 "کیا مطلب؟"
 "اگر وہ تین گھنٹے کے اندر اندر مجھے نہ ملے تو تمہارے گلے
 کو اٹ بٹ کر رکھ دوں گا۔"
 "وہ مئی دس رہے ہو؟"
 "محض دس مئی نہیں... اس پر چل رہی کروں گا۔ عمران اٹھا

ہوا بولا۔
 "بیٹو... بیٹو... یقیناً اگر تم لاٹکے ہو تو فاض کے ہاتھ
 پر چسپائی ہوئی ہوگا۔ شکر ہے نظر آئی۔"
 "میرے پاس حقت نہیں ہے۔ عمران دھماکے کا
 برستا ہوا بولا۔
 "تمہیں یاد میں انصوں ہوگا، اگر تم نے میری بات
 سنی۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ وہ تینوں کی سازش کا شکار
 ہوئے ہیں۔"
 "عمران واپس آکر بیٹھ گیا۔"
 "یہ لڑکی نظریہ ملک کی گاڑی میں دھکی گئی تھی اور میر
 گاڑی اس کی جگہ لڑکی دھکی گئی تھی۔ یہی ہے کہ وہاں انار کے پتے
 ملتے ہیں۔ صرف جوزف گاڑی میں موجود تھا۔ نظریہ ملک
 ہاتھ میں تھے۔ واپس یہ وہی پتے ملے۔"
 "سوال تو یہ ہے کہ پتے کیسے ملے گئے؟"
 "میں نے اسے اس لڑکی کی تلاش ہے۔"
 "کس نام پر؟"
 "تفصیل نہیں بتائی جاسکتی۔"
 "ان تینوں نے اس سلسلے میں کیا بیان دیا تھا؟"
 "لڑکی اپنی گاڑی چھوڑ کر ان کی گاڑی لے بھاگی تھی
 اور اس میں اس پر یقین نہیں ہے۔"
 "جب تک کہ اپنے طور پر ان سے سوالات نہ کرو
 مطمئن نہیں ہو سکتا۔"
 "اور شاہ آباد کے اسٹیشن انچارج تے تمہارے؟"
 "کی تعبیل کرتے ہوئے انہیں مجھ بھی دیا۔"
 "میں نے ایسا کوئی حکم نہیں دیا تھا۔"
 "اور میں بھی اتنا گستاخ نہیں ہوں کہ ایسے موقع پر
 بہرہ پر ہر شے کو گول کی گردیں پھینک دوں۔"
 "میرا یہ خیال تھا کہ تم نے میری آواز نہ سنی۔"
 "انچارج کو دھوکا دیا ہوگا۔"
 "میں اقل دس بجے کا بے خوف ہوں، مجھ سے ان
 قتل بندی سرزد نہیں ہو سکتی۔"
 "نظر کو حیرت تھی کہ ایک ایک انہیں رٹتی ہوئی
 جی بکچے گئے تھے۔ اس الزام پر کہ گاڑی کسی لڑکی کا
 دھکی گئی تھی لیکن یہ جس معلوم ہو سکا کہ لڑکی کا کیا قصور تھا

پایس اسٹیشن سے نکل کر سب سے شہر کی جانب بھاگے۔
 "یہ سب کیا تھا سر؟ جوزف نے فاض سے سوال کیا۔"
 "تم نے اس لڑکی سے کیا معلوم کیا تھا؟"
 "وہ تو کبھی رہی تھی کہ مجھ پر اس سے وہ غلط حرکت نہ ہو
 ہوئی تھی۔"
 "کیا مجبور تھی؟"
 "کچھ لڑکے اس کا پرس چسپ کر بھاگے تھے... ان کا
 تعاقب کرنا چاہتا تھا۔"
 "پھر کیا ہوا؟"
 "ان سے پرس واپس لینے میں کامیاب نہیں ہوئی تھی۔"
 "گاڑی واپس کر گئی؟"
 "خود اس کے باب سے تم نے کیا معلوم کیا تھا؟"
 "کچھ بھی نہیں... لیکن جب اس کے چلے جانے کے
 بعد واپس بیٹی تو اس نے سوچا کہ مجھے اس لڑکی کو روکے رکھنا
 چاہیے تھا... یقیناً اس نے خود ہی کوئی غیر قانونی حرکت کی
 ہوگی۔ تھی تو واپس کو اس کی تلاش تھی۔"
 "تم اس وقت عقل مندی کی باتیں کر رہے ہو؟ جس بولا۔
 "لیکن میں ایک ایک رٹتی کیسے نصیب ہو گئی...؟"
 "نظر بڑھایا۔"
 "باس کو معلوم ہو گیا ہوگا۔"
 "میں اس پر ایشیے کا انداز جوزف کو پسند نہ آیا..."
 "اس نے کہا کہ یا تم میرے پاس کا منہ نہ اڑانا چاہتے ہو؟"
 "نہیں... نہیں... جھگڑا نہیں؟ فاض نے دخل اندازی
 کی اور بات آگے نہ بڑھ سکی۔"
 "اها! اب اگلے نوڑ پر نظر کو پورے بریک لگانے
 پڑے۔"
 "اگر یہاں تک تو ایک بڑا حادثہ رونما ہوتا... ہائیں
 فاض نے آگے والی گاڑی میں تیز رفتاری سے آگے تھی غلطی کی
 لڑکی اب اس طرح ٹک کرنے والے تھے انہیں جن کی گندی گالیوں
 کی آواز آئی آگے بڑھا کر گیا۔"
 "نظر نے بھی اسی سمت گاڑی موڑ دی تھی۔"
 "کیوں... کیوں؟ پوچھنا نہیں؟"
 "اس نے وہاں کو سنی فاض کا نظریہ بولا۔"
 "کیوں تو وہاں کو وقت ضائع کرتے ہیں خیر چلیے۔"
 "کیوں کہ لڑکیوں کو خوف بولا۔" سنی دیا ہی چاہیے۔

غلطی اسی کی تھی؟
 "ابھی کہاں سے آ رہے ہو؟"
 "سوالات سے جوزف نے بے پروائی سے کہا۔"
 "اس بار چل جاؤ گے۔"
 "تیسرے آدمیوں کو ضرور مزاحیہ چاہیے خواہ کچھ ہو۔"
 "نظر خود سے فاض سے آگے گاڑی کا تعاقب کرتا رہا۔"
 "گالیاں دینے والا اگر سیدھا نام غیر ملکی نہ ہوتا تو شاید جوزف
 کے کان پر چل ہی نہ دیتا۔"
 "سبق ہی دیکھو تو فوراً جلدی کیسے جذاب عالی! جس
 نے بڑا سا نہ بجا کر کہا۔"
 "تمہیں کیا پریشانی ہے؟"
 "ٹھیک تین بجے ہو کر پبلک لائبریری پہنچا ہے۔"
 "پبلک لائبریری انوار کو بند رہتی ہے۔"
 "پبلک لائبریری کے قریب ایک پان والا رہتا ہے،
 جو ایک اچھا داستان گو ہے۔ اسے سچم پوچھ کر ان کی کہانیاں
 نہ بانی یاد ہیں۔"
 "خوش چلیے رہو؟"
 "سوال تو یہ ہے کہ آپ کب تک اس کے پیچھے چلتے
 رہیں گے؟"
 "شٹ آپ؟"
 "سر جوزف کا حق مجھ سے ہے جوزف بولا۔ اور یہ ایک
 قابل قدر صفت ہے۔ فاض غصا ہوا کہ تو آدمی کو خود کشی کر
 لینی چاہیے۔"
 "سر جوزف انہیں میرے پاس کو درغلائے سے کیا بل
 جاتے گا؟"
 "تم کھینچے پڑھنے والے آدمی ہو۔ ان باتوں کو کیا سمجھو گے،
 اگر بیٹا کسی سے شکست کھاتا ہے تو قبر میں باپ کی تدابیر
 کو روکتا ہے۔"
 "نظر کو عقب مٹاتے ہیں میری گاڑی دکھائی دی اور
 وہ گاڑی پہلی ہی نظر میں پہچان لی گئی، کیونکہ وہی تو ان کے
 موجودہ مصائب کا باعث بنی تھی۔"
 "جس اور ایسے دیکھنا... کیا لڑکی ہی ہے اس گاڑی
 میں؟ نظر بولا۔"
 "جس اور ایسے سافٹ ہنس پڑا۔"
 "ہے نا...؟"

"سیماں..."

"جنت باباں!"

"مجھے تو لپٹے ہو چاہتے تھے!"

"پہلے نہ ہاں! میں اس وقت غریب کے ٹوڈ میں

ہیں تھیں"

"مگر ان نے دیکھ کر اس کے ٹوڈ کے کپے

میں سیماں ایک ٹوڈ واپس کرنا جو بلا تعمیرات نہیں

چاہیے"

"اٹیں! کو ساہ ایب ہالہ سے دو کپے"

"سب سے خیر خوب سے سب کا ہاں ہوا ہے"

"یہ کھانا کس ہے؟"

"اگر آپ کی نظر پڑے تو کسی نہ سنا زنی ہو جا

جتنا وہ دوسرا کر رہا ہے"

"بہ کچھ کھا لیا گیا ہے یہ سنا زنی کی کتارہ

جائے گا"

"میری پیٹ کی ٹوٹیوں تک پر نظر رکھتا ہے۔ اس کے

باس کا دلایا ہوا کھانے سے رہا ہوں اور خود کچھ تو میں بوسہ

"یہ بات سے اتنا زنی دیکھیں گا... بااکی دیکھیں

اڑ جائیں وہ لوگ جوتا ہے، خل دیئے، الا"

"آپ بھی وہی کہہ رہے ہیں مجھ کو کہتا ہے؟"

"اچھا! بس پتے پھرتے نظر آؤ"

"وہ اس سے کچھ کہنے کا ساری رات ٹھوٹوں

روٹا کھاتا رہتا تھا میں نے سونے میں بوسہ دیا کہ منت"

سیماں بیٹا لگا اور عمارت سے ورنہ کے کمرے کے

دروازے پر جا کر مشاہدہ کی۔

اس نے دروازہ کھولتے ہوئے ظہیر آواز میں اسے

سلام کیا۔

"کیا رات پیٹ میں درد تھا؟" مگر ان نے پوچھا

"نہیں تو بااں!"

"کچھ کیوں روتا رہا تھا؟"

"وہ صدمہ تھا یا خواب میں نظر آئی تھی؟"

اسے تو اس میں رونے کی کیا بات تھی؟

"کون بتا ہے کہ روتا تھا... میں تو ڈھانچہ رہا تھا۔

دیجھا تھا؟"

"سب پا آئی ہے یہ بات، تین دن بعد"

"میں جہاں ہے کہ خواب میں میں ٹوٹی، یہی تیرہ مئی ملے"

جس نے مجھے یاد دلایا۔"

"کتنی باتیں اتنی حلو ہوتا ہے؟"

جو کہنے کے رات حال دیکھ۔

"خاک رنگ روم میں، پس آرا میں نے فون پر روتی

سے رابطہ قائم کرنے کی ہمت نہ کی تھی کہہ کر رنگ

پھر اس سے وہ آفر میں موجود تھی مگر اس کی آواز سے

یہ ٹوٹی، سب بھی شدت سے تھرا، وہ درست کسوں جو

ہے تو وہی خود سے جانتے ہو،"

"بول ماس بات،"

"بے حد خاص، اس شہر کے خواب دیا ہوں نہ

سنا ہے یہی تھا؟"

"ایک گھنٹہ بعد ہی سے یا وہ خاص بات اور روتی،

یہ نہیں ملتی"

"تاک تک نام یہ سارے گا؟"

"وہ اس میں سوپ کے پسند ہے؟"

"کوئی نہ ملے"

"وٹ آؤ، اس نے سب دیا"

وہ مسلسل اس سے بات کرتی، وہ اس سے

اس نے اس سے ہر طرف دیکھ کر کوئی بات نہیں کہتی

تہا کی کوئی بات تھی

جو کہنا تھا، اس کی بات میں کوئی بات نہ تھی

ظہر ملک کی، یہ سب تھی

اگر یہ حقیقت تھی تو ظہر کسی نہ اس کا شمار ہو رہا

جو شاید میں تک محدود رہے۔

"شعبہ ایک ہے وہ ایک بونٹ رہتا تھا، سچ

بہاں روشنی اس میں سب تھی۔

"تم نے مجھے کیوں جو یہ تھا؟" وہ سے ٹوٹے دلی

نظر سے دیکھتی ورتی

"قدرت یہ تو کیا ہے؟"

"خدا کا یہ تم سے کچھ خوب ہو۔"

"خوب میں نے کھوئے ہیں یہ روتی ہے۔"

"میں تہا، تمہیں میں نے کھوئے ہیں میں تہا، یہ

سب سے پہلے میں نے دیا۔"

"کسی نے کچھ نہیں اس کے ساتھ دیکھا تھا؟"

اس نے دیکھا تھا۔"

"یہ یہ تو اس میں ہے؟"

"میں بیان تو اس سے اس سے مجھ سے کیا معلوم

پا پت ہے؟"

"مگر بات سمجھو۔ تمہارے کسی سنے کے لیے مجھ سے

بہا پت تھی؟"

"راش کی کچھ کہنے، وہ اس سے کہہ کر وہ اس کے مطلوبہ

جوتے دے تھی۔"

"میں نے چاہے یہ کس پر ہوا؟" وہ نے کہہ کر اس

کا نام لیا تو اس کی طرف راؤ لوہہ کا۔"

"اس کی بات ہے؟"

"یہ کہہ کر اس نے اس کے وقت کے اس کے

بہا پت تھی۔"

"میں نے اس کے وقت کے اس کے

بہا پت تھی۔"

"میں نے اس کے وقت کے اس کے

بہا پت تھی۔"

"میں نے اس کے وقت کے اس کے

بہا پت تھی۔"

"میں نے اس کے وقت کے اس کے

بہا پت تھی۔"

"میں نے اس کے وقت کے اس کے

بہا پت تھی۔"

"میں نے اس کے وقت کے اس کے

بہا پت تھی۔"

"میں نے اس کے وقت کے اس کے

بہا پت تھی۔"

"میں نے اس کے وقت کے اس کے

بہا پت تھی۔"

"میں نے اس کے وقت کے اس کے

"میں نے اس کے وقت کے اس کے

بہا پت تھی۔"

"میں نے اس کے وقت کے اس کے

بہا پت تھی۔"

"میں نے اس کے وقت کے اس کے

بہا پت تھی۔"

"میں نے اس کے وقت کے اس کے

بہا پت تھی۔"

"میں نے اس کے وقت کے اس کے

بہا پت تھی۔"

"میں نے اس کے وقت کے اس کے

بہا پت تھی۔"

"میں نے اس کے وقت کے اس کے

بہا پت تھی۔"

"میں نے اس کے وقت کے اس کے

بہا پت تھی۔"

"میں نے اس کے وقت کے اس کے

بہا پت تھی۔"

"میں نے اس کے وقت کے اس کے

بہا پت تھی۔"

"میں نے اس کے وقت کے اس کے

بہا پت تھی۔"

"میں نے اس کے وقت کے اس کے

بہا پت تھی۔"

"میں نے اس کے وقت کے اس کے

بہا پت تھی۔"

"میں نے اس کے وقت کے اس کے

بہا پت تھی۔"

"میں نے اس کے وقت کے اس کے

بہا پت تھی۔"

"میں نے اس کے وقت کے اس کے

بہا پت تھی۔"

"میں نے اس کے وقت کے اس کے

یہ ٹھونڈے جادوئی اثرات رکھتا ہے اگر کسی عورت پر معصیتوں کا
 نفل ہو رہا ہو تو وہ اس جگوبندہ کی بین لینے کے بعد ان سے
 محفوظ رہ سکتی ہے۔
 "ارے بچے پتا دو وہ عمران کی کیا پائی ہوئی آواز میں بولا۔
 "اے میرے عزیز! تم نکلا جا رہا ہے۔
 "اس سے کچھ خاموش رہے؟ مسز گوہن جھٹلائی اور عمران
 نے دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ ڈھانپ لیا۔
 "پہلے بھی اسے کبھی آواز دیا ہے؟" روشنی نے پوچھا۔
 "نہیں... میرے لیے تو یہ تو اور کسی سے تھا... فرادہ
 اکٹھا کرنے کا حق بھی رکھتی ہوں... لیکن اب سوچتی ہوں کہ
 مجھے اسے استعمال کرنا چاہیے۔
 "ایک منٹ! عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ یہ ڈاکٹر احکم
 کے پاس کیسے پہنچا تھا؟
 "میں کتنی ہوں تم دخل اندازی مت کرو۔ مسز گوہن
 بھڑک اٹھی۔
 "یہ کام کی بات ہے؟ اس نے روشنی سے کہا۔ میں
 بھی یہی سوال کرتی تھی۔
 "مسز گوہن کچھ دیر خاموش رہ کر بولی۔ ایک ماہ پہلے کی
 بات ہے، احکم اس کی نقل تیار کرانے کے لیے مجھ سے مارتھا
 لے گیا تھا۔
 "کیا اسے یہی معلوم تھا کہ یہ جادوئی اثرات کا حامل
 ہے؟ عمران نے پوچھا۔
 "ہاں... ہوئی کی ہوئی بات میں سب کو بتاتی ہوں۔
 عمران نے ہونٹ پیچھ کر روشنی کی طرف دیکھا۔
 "تو پھر حال اب تم اتنی پریشان ہو کر اس کی جادوئی
 میسٹ آوازوں کی؟" روشنی نے کہا۔
 "کیا یہ فطری امر نہ ہوگا؟ ایسے حالات میں آدمی تو ہوم
 سپائل کی طرف بھی پھٹتا ہے۔
 "کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم کیوں پریشان ہو؟"
 مسز گوہن پھر جھٹلا کر کچھ کہنے ہی والی تھی کہ روشنی ہاتھ
 اٹھا کر بولی۔ اب یہ ڈاکٹر کے حالات کر رہا ہے۔ اس
 لیے ہو سکتا ہے کہ تمہاری پریشانیوں رفع ہو جائیں۔
 "کیا مطلب...؟"
 "میں یہی کہہ رہی تھی مجھے کسی جادوگر سے تھوڑے ملا تھا۔
 "میرا شاق ڈاڈا وہ مسز گوہن منموہن لہجے میں بولی۔

"میں تمہیں دشواریوں سے نکالنا چاہتی ہوں۔ اسی لیے اس
 کو ساتھ لاتی تھی۔
 مسز گوہن کے چہرے پر کڑکشی کش کے آثار تھے۔ ایسا معلوم
 ہوتا تھا جیسے وہ زبان صحت سے بولنے چکرا رہی ہو۔
 "یقیناً کرو۔ تم تمہارے لیے اپنی زندگیوں تک داؤ
 پر لگا کر دے گئے۔ روشنی نے کہا۔
 عمران نے ٹھونڈے روشنی کے ہاتھ سے لیا تھا۔ اور
 اسے اٹھ پٹ کر دیکھ رہا تھا۔ وہ ایک ملازم نے کمرے
 میں داخل ہو کر ہاتھ بٹونے ہوئے کہا۔ پوئیس۔
 اس سے پہلے انہوں نے کسی گاڑی کی آواز سنی تھی۔ لازم
 عمران کی طرف متوجہ تھا۔
 شاید وہ بچے پوچھ رہے ہوں گے؟ عمران نے ٹھونڈے کو
 پستوں کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔
 "جی ہاں۔ ملازم نے جواب دیا۔ مسز گوہن بہت زیادہ
 بدحواس نظر آنے لگی تھی۔ ملازم نے اس بار مسز گوہن کو...
 مخاطب کر کے کہا۔ پوئیس آفسیر کپ سے ملنا چاہتا ہے۔
 "اچھا... اچھا... اسے اندر لے آؤ۔"
 عمران جانتا تھا کہ فیاض کے علاوہ اور کوئی نہ ہوگا۔
 رچرڈس کی موت کے سلسلے میں نظروں میں اس کے نام بھی
 اس تک پہنچے ہوں گے اور وہ پہلی انگلی کے پاس گیا ہوگا۔
 اس کے بعد دھڑکنا آواز گونجنا لگی تھی۔
 "م... میں ڈاڈا ہمتہ روم...؟ عمران نے روشنی کی طرف
 دیکھ کر کہا۔ اور کمرے سے نکل گیا۔ ملازم باہر جا چکا تھا۔
 روشنی نے ڈاڈا ہی دیر بعد کچن فیاض کو کمرے میں داخل ہوتے
 ہوئے دیکھا اور حیرت کا ہر کہنے کی بجائے زبردستی اپنے
 پیچھے ہٹ کر پید کر کے بھڑکی ہوئی آواز دے دی۔
 "ہیلو کیٹن!... ہاؤ ڈو یو ڈو...؟"
 "ہوں تو آپ ہی ہیں؟ فیاض نے بیسی کی مسکراہٹ
 کے ساتھ کہتے ہوئے مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھا دیا۔
 روشنی نے مسز گوہن سے اس کا تعارف کر دیا۔
 "میں ڈاکٹر احکم کے پاس سے آ رہی ہوں۔ فیاض بولا۔
 "م... مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس پر بھی کسی پراسرار
 طاقت نے حملہ کیا تھا؟ مسز گوہن کی آواز کانپ رہی تھی۔
 مجھے صرف ان دعاؤں میں سے سروکار ہے... جتنی
 ڈاکٹر احکم نے درست سے آٹا لگا رکھا تھا۔ فیاض روشنی

کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔
 "ڈاکٹر احکم نے مجھے آٹا لگا کر کھاوا ہے۔ یہ روشنی
 نے ناخوش جواب دیا۔
 "میں میں خود کھانا لے کر آ رہی ہوں؟
 "میں اس کے پاس سے کچھ نہیں جانتی۔
 "کیونکہ دونوں آپ کے پہلے شتا سائیں مسز گوہن؟ فیاض
 اس کی طرف بولا۔
 "میرے بچے دونوں نام نہیں ہیں۔
 "نہیں کہ روشنی اور مسز عمران کی بات کر رہا ہوں؟
 "روشنی سے بڑے تعلقات ہیں مسز فیاض عمران پہلی بار یہاں
 آئے ہیں۔
 اتنے میں عمران ڈاکٹر احکم میں داخل ہوا۔ وہ لباس
 تبدیل کر چکا تھا اور ایک نرینہ آدی کی طرف لیٹ بیٹ
 ہی سر پڑھا تھی۔ اس نے ڈاکٹر احکم کی طرف آنکھیں کھلی
 کر رکھا۔ ان پر سیدھا کھڑا ہو کر اس اسٹیشن کی طرف بڑھا جس
 پر روشنی شکل ہالی میں لیٹ بیٹ بیٹے سے شکاک
 فیاض کی طرف بولا۔
 "تم کیسے پھر رہے ہو؟ فیاض نے پوچھا۔
 "میں راتے پہلے لالہ آٹھ بندہ کے دوڑا جا
 رہا ہوں۔
 "کیا مطلب؟"
 "یہ بہت مشکل گائی اعمال میں ہیں اپنی آمد کا تصدیق ناؤ؟
 ڈاکٹر احکم اور میں؟"
 "وہ دونوں بچے آٹا لگا کر فرار ہو گئے۔ عمران بایں آٹھ
 ڈاکٹر احکم بولا۔
 "سوال یہ ہے کہ رچرڈس کے گھر ان کی موجودگی کا کیا تصدیق؟
 "وہ دونوں وہاں پہنچ کر ان کی گاڑیوں میں گئے تھے۔
 "کیوں...؟"
 "میں نے ان سے کہا تھا کہ وہ کسی ایسے آدمی کی تلاش کریں
 جس کی توہم پر توڑنے سے متعلق ہو اور اگر تم ڈاکٹر احکم کے گھر
 پہنچے ہو تو تمہیں مسز گوہن کا پتہ ہوگا کہ وہی مراد بالکل تھیں ہی ہوتی
 ہیں۔
 "میں نے دھیان نہیں دیا۔ فیاض نے بڑا سانس بنا کر کہا۔
 "ڈاکٹر احکم ان دونوں کو اپنے ساتھ لے کر آئیں گے۔ اس
 لیے وہیں کے خولے کیوں نہیں کر دیا تھا؟"

"میں نہیں جانتا۔"
 "تو پھر یہاں کیوں آئے ہو؟"
 "نیلے ہاتھ کی کہانی سننے اور ان دونوں سے متعلق معلومات
 حاصل کرنے۔ نیلا ہاتھ ڈاکٹر احکم کی طرف پھینکا اور وہ
 دونوں بالائی کمرے صحت سے آٹا لگا کر میری گاڑی سے بھاگ گئے۔
 "آخر میرے سب کیا ہو رہا ہے؟ مسز گوہن نے خوف زدہ
 لہجے میں دخل اندازی کی۔
 "میں رچرڈس کی موت سے متعلق تفتیش کر رہا ہوں۔ مجھے
 معلوم ہوا ہے رچرڈس اور روشنی فوئی آٹا شتا دونوں ہی آپ
 کے دوست تھے اور یہاں آتے رہتے تھے۔
 "جی ہاں... وہ میرے دوست تھے۔
 "میرا کمرے کے پاس سے آپ کیا جانتی ہیں؟"
 "میں یہی کہہ رہی تھی کہ سیکرٹری تھی؟
 "آخری بار آپ اس سے کب ملی تھیں؟"
 "کوئی پندرہ دن پہلے کی بات ہے۔
 "کیا آپ کو کمرے لے گیا تھا کہ وہ اس کے کچھ گفتات
 لے بھاگ گیا ہے؟
 "پندرہ دن پہلے دونوں ساتھ ہی یہاں آئے تھے۔ اس
 کے بعد کسی سے بھی میری ملاقات نہیں ہوئی تھی۔
 "ہوں... اب تم میرے ساتھ آؤ۔ فیاض نے عمران سے کہا۔
 "میرا بے گھر نہ جا سکتا تھا۔"
 "کیوں...؟"
 "میں یہاں پھنسا ہوا گزار رہا ہوں۔ کیونکہ یہاں کے ملاقات
 ہونے کے لیے قابل نہیں رہا۔ آج آج تک مل گئی تھی اور پھر سون
 سو گھنٹہ کی دال؟
 "میں تم سے صرف اس ہاتھ کے بارے میں پوچھنا چاہتا
 ہوں۔ تم اس وقت احکم کے پاس ہی موجود تھے، سب اس
 پر تھک چکا تھا۔
 "اب کیسے طبیعت ہے اس کی؟"
 "بڑی طرح افسوس ہے۔"
 "میں نے دیکھا تھا... وہ صرف ایک ہاتھ تھا، احکم پر تھک
 کرنے کے بعد فیاض تیرتا ہوا باہر پھیلے ہوئے اندھیرے میں گم
 ہو گیا تھا۔
 "صرف ہاتھ...؟"
 "صرف ہاتھ کیسے فیاض!... کتنی تک... ہاتھ... کوئی کی

استغنیٰ فرما غافل میں...
"کس سمت گیا تھا؟"

برکات سے آگے میں اسے دیکھ ہی نہیں سکا تھا۔
"کیا تم کچھ جانتے ہو؟" خائف سے کہہ رہا تھا اس نے آٹھ گیارہ سال کا تھا۔
"بہت ہی ذاتی قسم کا سوال ہے اس کا جواب تمہاری پیدائش میں درج کرانے سے میرا مستقبل تباہ ہو سکتا ہے۔"
"اچانک انہوں نے سسر گوہن کی چیخ مٹی اور اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور ہاتھ اس اسٹینڈ کی طرف اٹھا ہوا تھا جس پر سلمان نے فلیٹ بیٹنگ لٹائی تھی اور وہ ادھر بیٹے... نیلا ہاتھ عمران کی فلیٹ بیٹنگ اپنے پیچھے میں پکڑے ہوئے کھڑکی سے باہر جارہا تھا۔
"چلو... عمران فیاض کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتا ہوا دروازے کی طرف بھاگا۔

وہ باہر پہنچے تھے لیکن وہ ہاتھ کہیں دکھائی نہ دیا۔
"جتنی جلد ممکن ہو انٹیم تک پہنچو! عمران فیاض کو محفوظ کر لو۔"

اس ان کی گاڑی تیز رفتاری سے انٹیم کے قادم کی طرف جا رہی تھی۔ عمارت کے پاس پہنچ کر چپے ہی فیاض نے بیک ٹنگائے عمران بیٹنگ سے کوئی برکات سے کی طرف بھاگا۔ فیاض اور اس کے دونوں ماتحت بھی بالکل اسی کے سے انداز میں عمارت کی جانب بڑھے تھے۔
"ڈاکٹر... ڈاکٹر...؟ عمران آواز میں دیتا ہوا اندھ گھٹ ہوا چلا گیا۔

"کیا ہے؟ تم پھر دکھائی دے؟" ڈاکٹر سامنے آ کر دلاڑا۔
"لستے میں فیاض اور اس کے ماتحت بھی وہاں پہنچ گئے۔"
"تم... سسر... تم کو کون...؟"
"کیا تم سسر گوہن کو؟"
"نہیں... نیلا ہاتھ...؟"
"نہیں...؟" ڈاکٹر بوکھلائے انداز میں چیخا۔ پھر آگے بڑھ کر عمران کو کھینچتا ہوا بولا۔ "مجھے کوئی بڑی خبر نہ سناؤ۔"

"نہیں... نیلا... ہاتھ...؟"
"میرے خدا...؟" ڈاکٹر دونوں ہاتھوں سے سر ختم کر لیں۔
"فیاض مختیار اور نظروں سے دونوں کو دیکھ جا رہا تھا...
ایمان ک عمران نے زوردار ہتھم لگایا اور ڈاکٹر اچھل پڑا... پھر

مٹی جھنگ کر عمران کی طرف بڑھتا ہوا سسر گیا۔ پہلے ہاتھ پہلے سے پاگل ہوئی اور نہ ٹھوکریں مارا نہ کڑھ کر نہ کڑھوں گا۔
"بھاری بات سنو... نیلا ہاتھ میری فلیٹ بیٹنگ سے جی... اس کرکٹ ہے سسر گوہن بال کی خبر یہ ہے؟"
"یہ کھڑکیاں اس کی طرف دیکھ کر دلاڑا۔
"یہ ٹھیک کر رہا ہے؟" فیاض نے سسر گوہن سے کہا۔
"تو پھر میں کیا کروں؟"
"میں نہیں جانتی یہ بتائے کیا اصل ڈاکٹر کس طرح وہ تمہارا باپ نے کیا تھا؟ اس طرح میری فلیٹ بیٹنگ بھی لے گیا۔"

"سب... باپ... کیا تم جانتے ہو؟"
"میں نے دیکھا تھا ڈاکٹر... وہ تمہارے ہاتھ سے باپ ہی نکال لے گیا تھا۔"
"اتنے ہی سسر گوہن بول پڑا۔ مل... مل... میرا خیال ہے کڑھیں نے بھی یہی دیکھا تھا۔"
"تم پھر پھر ڈاکٹر اس پر آٹ پڑا۔
"نہیں اسے بولنے دو؟ عمران سسر گوہن سے بولا۔
"تم سب چلے جاؤ یہاں سے... مجھے کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔"
"تمہارا باپ کیا خبر؟" عمران بھاگتا ہوا کانٹا پھرتا ہوا بولا۔
"میری نگاہیں نہیں سکا کہ سسر گوہن کو کیسے خودکھاؤں گا؟"
"کیا مطلب...؟"
"تم نے اسے خودکھو بند ہو گیا تھا میں نے اپنی فلیٹ بیٹنگ کے چمچی مٹریں رکھ دیا تھا۔"

"دفتر... پشت سے ایک نسوانی آواز آئی۔ اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ..."
"وہ چونک کر نہ... ڈاکٹر کی سیکرٹری کو زینیا نامی جس... سنہالے کھڑی تھی ڈاکٹر کے علاوہ اور سب کے ہاتھ اٹھ گئے اور ڈاکٹر نے فیصلے لیے میں رشک سے کہا۔ "اتنی جلد بازی کی کیا ضرورت تھی؟"
"کھیل ختم ہو چکا ہے۔" رشک بولی۔ یہ بندل چھپا ہوا سودا نکلا۔ اب انہیں ختم ہی کر دیتا پھر ہو گا۔
"نہیں... پھر طریقہ یہ ہو گا کہ ان کا اعلان کر کے انہیں واپس کر دیا جائے، دوسرے بیان سے سمجھنا پڑے گا۔ ڈاکٹر نے بعد نرم لہجے میں کہا۔
"یہ سب کیا ہو رہا ہے؟... میں تو نہیں سمجھ سکتا۔" سسر گوہن بولی۔

نسوانی نسوانی آواز میں بولا۔ اس نے بھی ایک ہاتھ نہیں اٹھائے تھے۔
"میری اپنے ہاتھ اٹھاؤ... سب کا علاج ہو گا۔ ڈاکٹر نے اس کرکٹ۔

"ایمان ک پھر ایک نسوانی آواز آئی۔ "نمایاں میں نہیں پڑا۔
"وہ زوردار ہاتھ گولی تمہارے دل میں گورنا کر دے گی؟"
"کوئی نیلا ہے؟" سسر گوہن نے رشک کی نظر کی تھی۔ اس کے ہاتھ سے...
"نمایاں میں بیٹنگ پڑی لیکن دوسرے ہی لمحے میں ڈاکٹر انٹیم نے اس پر قبضہ کرنے کے لیے چلا تھا۔
"عمران نے بھی در نہیں لگائی تھی... معذرت ہو اس پر ہاتھ نہ ڈال سکا۔ کوئی دونوں کے سر آپس میں لگا کر رو گئے تھے۔
"ادھر روشنی نے کوئی نیلا کے بال منسلکی میں جکڑ کر جھٹکا۔
"جو رہا تو وہ زوردار جاگ رہی۔

فیاض اور اس کے ماتحت ڈاکٹر انٹیم پر لوٹ پڑے۔
"نہیں ٹھیک اسی وقت جب نمایاں عمران کے ہاتھ میں آئی۔ ڈاکٹر انٹیم کو جھٹک کر دوسرے کمرے میں جا گھسنا۔
"دروازہ زوردار آواز کے ساتھ بند ہوا تھا اور پوٹ کر کے آواز بھی آئی تھی عمران نے بند دروازے پر نمایاں گھسے۔
"ہاتھ خدوع کر دی دوسری طرف روشنی نے کوئی نیلا کھنکھارے اس کے اس کے منہ پر تھپڑوں کی بارش کر دی تھی۔
"دروازے میں دوران ہوتے رہے... ادھر سے اس کمرے میں پہنچنے کے لیے کوئی اور راستہ نہیں تھا۔ فیاض نے اپنے ہاتھوں سے کہا کہ وہ باہر نکل کر عمارت سے نکلیں گی۔
"انٹیم کی عمرانی کریں۔
"تم اسے نہیں پاسکو گے؟" دفعہ کو زینیا سسر گوہن نے زوردار اس کی دھمکی سب کو نثار کر دے گا۔

روشنی اسے بری طرح رگڑتے ڈال رہی تھی عمران نے اس سے کہا۔ "اس کے ہاتھ پشت پر باندھ دو۔"
"تمہاری مدد کے بغیر یہ ناممکن ہے۔ روشنی نے جواب دیا۔
"فیاض!... دیکھو... یہ کتنا ہوا عمران باہر نکل گیا۔
"فیاض کی مدد سے روشنی نے کوئی نیلا کے ہاتھ زوردار سے اٹھ دیا۔

"وہ حق جہاں رہتی۔ اگر مجھے کوئی گندہ پتہ تو ڈاکٹر کو ملے گا۔
"نہیں... اسے نہیں پاسکتے۔ پھر وہ ہاتھوں کی طرح ہٹے لگی تھی۔
"فیاض نے روشنی سے کہا۔ "تم اسے سسر گوہن کے گھر لے جاؤ۔"

ہاتھ ہم اچھی آ رہے ہیں۔
"میں اس قسم کا کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتی کہیں... پھر ہو گا کہ اسے فیاض کا لڑی میں ڈال دے اور میں نہیں سمجھ کر اس کی عمرانی کرتی رہوں گی۔ ویسے میرے پاس ریوالتوں میں پندرہ ہاتھ ہیں تھا۔
"تھوڑا سی بیوالتوں اس کی تربیت کر دے ہو... بھی بات ہے، اسے گاڑی تک لے چلو۔"
"روشنی اسے دیکھتی ہوئی باہر لائی لیکن اچھی گاڑی کا دروازہ بھی نہیں کھول پائی تھی کسی طرف سے اچانک فائر ہو گا کوئی فیاض کی گاڑی پر پڑی تھی۔
"بیٹو... بیٹو... فیاض دونوں کوزینیں پر گر گیا تھا بولا اور خود بھی ان کے قریب ہی گر گیا۔

روشنی نے لڑکھٹا ہوا ہاتھ اٹھا اور وہ بری طرح پھیل رہی تھی۔ فائر پھر پڑا۔ اس بار بھی کوئی گاڑی ہی پڑتی تھی پھر نمایاں گھر گراؤ لائی... شاید عمران نے فائرنگ کے ذریعہ کا اندازہ کر کے کسی طرف فائرنگ کی ہو چھا تھی۔ اس کے بعد سنا ہوا چھا گیا۔

"پہلے چاب پڑی دھنک فیاض نے سسر گوہن کی۔
"یہ بیٹوں گھر اندھیرے میں تھے روشنی نے غارت سے نکلنے وقت برکات کے لائٹ آف کر دی تھی اور وہ وہ اس جگہ قلعی محفوظ نہ ہوتے۔
"اپنی مراد بتاؤ میں کھرا ایشی رہا تھا۔ اسے سب کہاں گئے؟"

... اور پھر شاید ڈاکٹر انٹیم کے ملازموں نے بھی پوچھنا شروع کر دیا تھا۔
"میں اب نکل چلو؟" فیاض اٹھتا ہوا بولا، پھر دونوں نے رشک کو کھینچ کر پھلی بیٹ پر ڈالا اور روشنی بولی۔
"میں تم جاؤ۔ میں اسے یہاں تھا نہیں چھوڑ سکتی۔"
"بیٹوں کی سہی باتیں نہ کرو... بیٹو جاؤ۔ میں ڈرا نیو کر دیں گا کہیں یہ کوئی خطرناک حرکت نہ کر دیتے صرف ہاتھ ہی تو بندھے ہوئے ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ انٹیم کے خلاف یہ خہر لوت بھی شائع ہو جائے۔"
"تم اس کے خلاف مجھ سے ایک نفی بھی نہ کہو اسکو لے لڑکی چینی۔
"بالآخر روشنی کو پھلی بیٹ پر بیٹھ کر دوبارہ اس کا

کرا سٹارٹ ہو کر سڑکوں کے فام کی طرف مڑی۔ شاید ابھی پوچھنا ہی راستہ بھی ملے نہ کیا ہو گا کہ بائیں جانب والی جھال پوٹ کے سلسلے سے ایک فائر ہوا اور گاڑی کا پچھلا ٹائر دھماکے کے ساتھ برسٹ ہو گیا۔ گاڑی روک دینی پڑی۔ ساتھ ہی فیماس بلی پکڑے رہا اور نکلتا ہوا دوسری طرف اتر گیا۔ روشنی بھی اتنی اچھی نہ تھی کہ کبھی جھپٹتی۔ لڑکی نے سے احوال دیکھے تو پھر جھپٹنے لگی لیکن اس کے بعد کوئی فائر نہ ہوا۔ روشنی اور فیماں گاڑی سے کچھ اور دور کھسک کر جھال پوٹ میں جا پھنسے تھے۔ تاروں کی پھاڑوں میں گاڑی نظر آرہی تھی۔ اس کے آس پاس کوئی موجود نہ ہوتا تو وہ بھی دکھائی دے جاتا لیکن روشنی سوچ رہی تھی کہ اگر کوئی محتاط سمت سے گھٹنوں کے بل چلتا ہوا گاڑی تک جھپٹے تو انہیں کاغذ کاں نہیں نہ ہوگی۔ اس نے آہستہ سے اپنا خیال فیماں پر مگر نظر ہا کر دیا لیکن فیماں بے حس و حرکت پڑھا رہا۔

فائر اور ٹائر پھٹنے کی آواز ہی نے عمران کو اس کی طرف متوجہ کر دیا تھا۔ اس نے اپنا رخ بدل دیا۔ اس سے پہلے وہ گاڑی کے اسٹیلرٹ ہونے کی آواز بھی سن چکا تھا۔ پھر وہ ٹھیک اس وقت وٹل پہنچا، جب ایک متحرک سایہ ٹھکا ہوا فیماں کی گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا۔ عمران نامی گن کو صرف ایک لمحہ سے سنبھالے ہوئے بیٹے کے بل رینگتا ہوا سائے کی طرف بڑھنے لگا۔ گاڑی سے سائے کا فاصلہ بیکھل ایک فٹ رہ گیا ہو گا کہ عمران نے اس کے سر پر نامی گن کے دھتے سے وار کیا، جو اٹھانے سے کی فزائی غلطی کی بنا پر خالی گیا۔ سایہ آٹھ کر اس سے لپٹ پڑا تھا۔ نامی گن عمران کے ہاتھ سے جھپٹ پڑی۔ انکھم خیم گن نہیں نکلتے۔ جدوجہد نشوون ہے عمران نے اس کی گرفت کا توڑ کرتے ہوئے کہہ

”عمران! جس بائیں موجود ہوگی؟ دوسری طرف سے فیماں کی آواز آئی اور انکھم کا کندہ پھلے سے بھی شدید ہو گیا۔ یہ دونوں تو جیسے ہی ہوئے تھے۔ فیماں بھی انکھم سے جھپٹ گیا۔

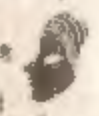
”تم بھٹ جاؤ فیماں؟“ عمران بولا۔

”بے وقوفی کی باتیں نہ کرو! فیماں نے کہا۔

حالانکہ حماقت فیماں ہی سے سرزد ہوئی تھی۔ پٹ

بے روزگاری سے نجات دلانے والی ٹیکنیکل کمپنیاں

جدید ایکسٹرنل گائیڈ	تیمت	۲۵/-
ولٹرنگ	-	۲۵/-
ریڈیر گائیڈ	-	۲۵/-
موٹر وائٹنگ	-	۲۵/-
ایکسٹرنل گائیڈ	-	۲۰/-
کمپیوٹر گائیڈ	-	۲۰/-
جدید سائن سازی	-	۲۰/-
پرنٹنگ میٹریل	-	۲۰/-
جدید گھڑی سازی	-	۳۰/-
پرنٹنگ میٹریل	-	۳۰/-
ڈیزل انجن گائیڈ	-	۱۵/-
پٹرول انجن گائیڈ	-	۲۵/-
۳۰۷ ریمپر گائیڈ	-	۱۲/-
کلر ۳۷ گائیڈ	-	۳۵/-
موسم بنی دھلورے بنانا	-	۱۲/-
آئینہ سازی	-	۱۲/-
جدید موٹر گائیڈ	-	۱۵/-
موٹر وائٹر گائیڈ	-	۱۲/-
فریڈ گرائی	-	۱۵/-
دی، اسی، آر، سروس ڈائریٹر	-	۳۰/-
ٹیمپ، ریلیٹر ڈائریٹر	-	۳۰/-



والی ڈیٹا ایک مشورہ کارہ سے ملے گی۔ یہی ہے۔

اندیشہ کہ میں نے اس سے تم نے میرے تبار کی سبک

مل جیسے یہ کہ میری کشتی تیری جی جوبہ سے میرے تبار کی

مجھے یہ ہے کہ تیری بات کو قبول کی ہوگی۔ اور جہاں تک نکل

تھی ہے۔ میرا تبار ہے۔ وقت میں ہے۔ میرا تبار ہے۔ میرا تبار ہے۔

یقیناً! اداوار نے سکر کر کہا۔ وہ وہ تو سے تیری تبار ہے۔

نے کی بجائے اسے ریوالت کی دھکی سے الگ کرنے کی کوشش

مل جائے تھی۔ لیکن فتح کا سہرا اپنے سر باندھنے کے جوش میں

اس نے کھنک ہی زحمت کر دی، پھر وہی ہوا، جیسا کہ ایسے

حالات میں ہوتا ہے۔ عمران کی گرفت کسی قدر مضبوطی پڑی ہی

لی کہ وہ دونوں کی گرفت سے نکل گیا۔ روشنی نے اسے گاڑی

نچے والی جھال پوٹ میں پھلانگ نکالتے دیکھا تھا۔ اس

ان جھال پوٹ کا سلسلہ اندر تک پیٹ ہوا گئے کے کھیتوں

ہاں تھا۔ فائر ویر تلاش جاری رہی پھر عمران نے

دون جھٹ کر کہا۔ پھر میں جانے، مجھے کیا میں روشنی

انکھم کی صفائی پیش کرنا چاہتا تھا وہ کر چکا؟

یہ دیر بعد وہ سب روشنی کی گاڑی میں سرگرم ہو کر

ال انکھم پہنچے تھے۔ فیماں کے دونوں ماتحت بھی ساتھ

تھی۔ مراد نے کچھ جھپٹ کر کہا تھا کہ نیپا کے ہاتھ

کی پٹ پر بندھے ہوئے تھے عمران نے اس کا ہڈ پکڑ

اس کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔ اب اس سے خودی پوچھ

نظر انکھم اور جیس کوکب سے جاتی ہے؟

”کیا مطلب؟“

”اس کے لیے تم نے مجھے دھوکا دیا تھا۔ خود ہی شاہ آباد

کا کوٹون پر ہڈت دی کہ دونوں کو چھوڑ دیا جائے

مگر نہ بچا۔ یہی تھا کہ ان دونوں کو کسی سازشی جروہ

دن ثابت کر کے مجھے اس کیس میں پوری طرح دلچسپی لینے

پڑا۔“

”کیا یہ رپہ ویر تو نہیں ہے؟ فیماں نے ساتھ بولا۔

”کیا؟“ انکھم نے دیکھو عمران! ارمان پاکستان؟ عمران

کو دیکھو بولا۔

”تجسس کر دو!“

یہ بیداری میں ہے جا کر اس کے ہال کی میبل سے

سب سے خضاب اتر جانے کا اور انکھم کی رنگت

ال نکل آئیں گے، پھر ناک کے نشوون پر پکے ہوئے

کے ٹھنڈوں پر بھی دھیان دینا۔ میرا کام ختم۔۔۔

اس کے لیے تو تم نے مجھے اس راہ پر ڈالا تھا۔“

”ختم کرو! میں پوری تھی۔ دقت فیماں نے روشنی سے

کہا۔“

”یہاں کیا دیکھ رہا ہے؟“

”وہ حق پھار کر تھی اور عمران بے تحاشا

پھر بولا۔

”چھوڑو! اس کے پہلے ان دونوں کو دیکھ کر تم جھپٹیں پڑ گئی

تھیں۔ اسی لیے انہیں پولیس کے حوالے کر دیے کی بجائے اپنے

ساتھ یہاں لائی تھیں۔ کیا انکھم انہیں لٹکا کر بھی نہیں پوچھتا

رہا تھا کہ وہ نہیں جانتے ہیں؟“

”اوہ۔۔۔ وہ شکیاں ہیں۔ کتنی جتنی نہیں جانتی تھی

کہ تم اتنے عجیب ہو، ورنہ سب سے پہلے تمہارا ہی خاتمہ کر۔۔۔

دیا جاتا تھا۔“

”جس طرح کرنل کا خاتمہ کیا تھا۔۔۔ کیوں؟ بس ایک نشتی

سی زیری کرنل کا ہی تھی؟“

”یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ خدا ارہجے بتاؤ؟ مسٹر گوجر

کا بھتیجی ہوئی ہوئی۔“

”کہانی کا پلاٹ تو تم ہی سننا ڈی مسٹر گوجر؟“

”اوہ۔۔۔ اوہ۔۔۔“

”وہ ہاتھ میرا انٹیل ہیٹ اس لیے لے گیا کہ میں نے

اس کے استری میں تمہارا طلسمی گلوب بند بچا دیا تھا۔ اگر وہ تمہارے

گلے میں ہوتا تو تم اس وقت قمرش پر پڑی ہو۔ وہ ہاتھ تین

قوت سے چیزوں کو گرفت میں لیتا ہے۔ گلا گھونٹنے کے لیے کافی

ہوتی ہے۔“

”کیا کہہ رہے ہو؟ فیماں نے گھونٹا ہوا بولا۔

”وہ ریائی لہروں کے ذریعے اپنے ریسورٹک پہنچایا

جائے اور ریسورٹ کو گرفت میں لے کر اس سمیت اپنے منگوا

کو داد دیا جاتا ہے۔ انکھم کے ہاتھ میں کوئی نفا سا ریسور

موجود تھا۔ ویسا ہی ریسورٹ اس نے مسٹر گوجر کے گلوب بند میں

ٹانک کر دیا تھا۔ اسی طرح جانتا تھا اس پریشانی

کے عالم میں مسٹر گوجر اسے فوری طور پر پہن لے گی۔“

”عمران! یہ خبر کے لیے رک کر فیماں کو گلوب بند کی لکھنڈہ

کی کہانی سناتے لگا، پھر بولا۔“ انکھم نے اس ہاتھ کو آدمیوں

پر آزمائے سے پہلے مسٹر گوجر کے بندروں پر آزمایا تھا۔ خبر یہ

کی کامیابی کا یقین ہو جانے کے بعد رچرڈ سن کا تبار آیا۔۔۔

”چھوڑو! مسٹر گوجر خود انکھم کی طرف سے شبہ ہوئی تھیں۔ اس نے

اس نے انہیں ختم کر دینے سے پہلے وہ ہاتھ خود پر مگر آزمایا

اس طرح کہ وہ صوف اس کا ہاتھ لے چاکے۔ رچرڈ امریکی اور

جی مروکی موجودگی میں کیل کیا تاکہ مسٹر گوجر اور رچرڈ

کام آئے۔ جی مروک بے چارہ ان حالات سے بے خبر ہے۔ اس کی

آواز مرزد۔ تمہاری ہی سی ہے لیکن ایسا بالکل مختلف ہے۔

وہ غراہ غولہ ہمارے قہرات کا شکار رہا۔

عمران کے خاموش ہوتے ہی فیاض مسرگوں کی طرف
مڑا اور آپ کو کس بات کا نظریہ تھا اس پر۔

"مہ... میں مجبور ہوں اس سلسلے میں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔
" تو کو کیا آپ ایک عظیم کام کا حقدار بنا جاتی ہیں؟

" یہ بات نہیں... میں اپنی تسلیم کے سربراہ کی اجازت کے
بغیر ایک نقطہ بھی نہاں سے نہیں نکال سکتی۔

اور ہو؟ عمران اسے گھورتا ہوا بولا۔ تو انھیں کبھی
دوسری تسلیم سے شعلہ تھا؟

"یقیناً... یہ تو اب ظاہر ہوا ہے۔ وہ پہلے بھی کچھ اچھا
تھا کہ وہ ہم میں سے ہے۔

" کرنل اور چرڈن آپ کی تسلیم سے شعلہ تھے؟

" ہاں... اس حد تک میں بتا سکتی ہوں کہ رینا اور انھیں
کی جلدی تھیں طاقتوں سے۔ میں نے ہی اندازہ لگایا تھا کہ

نے کرنل کو اس سے مطلع کیا تھا اور وہ رینا پر کڑی نظر رکھنے
لگا تھا۔ انھیں تو یہی ظاہر کرنے کی کوشش کی تھی کہ عورت

اس کی کمزوری ہے لیکن وہ پردہ وہ کچھ اور تھا۔ رینا ویز
حقیقتاً انھیں ہی کی تسلیم سے شعلہ تھی۔ اچانک ایک دن

ہماری تسلیم سے شعلہ کچھ اہم کا فدا کرنا کی قبول سے اڑا کہ
غائب ہوئی کرنل پہلے تو خود اسے تلاش کرتا رہا پھر مقامی

پولیس سے مدد کا مطالبہ ہوا۔ اس کے بعد کیا ہوا آپ جانتے
ہی ہیں؟

" لیکن رچرڈن اور آپ کیوں؟

" غالباً وہ یہاں کی تسلیم کے سارے ارکان کو ہی طرح طرح
کر دینا چاہتا تھا۔

" بہر حال وہ تیلیفون کے جھگڑے کی بنا پر یہاں دو قتل
ہوئے ہیں اس سے دونوں ہی ملام گردانی جائیں گی۔ فیاض

بول پڑا تھا۔

" یقین کیسے نہیں ایک محب وطن عیسائی عورت ہوں۔
یہاں کی خیریت رکھتی ہوں اور میری مدد ملے گی، میری تسلیم

بھی انکی مفاد کے خلاف کچھ نہیں کر رہی۔

لیکن... یہ جھگڑا بھی خیر کا قائل ہے۔

" نہیں... مسرگوں کو یہاں سے کوئی بھی نہیں مٹا دینا چاہیے۔
رکھو۔ اگر میں تمہاری مدد کرتا تو رینا ویز تمہارے طاقتور

گنہگار تھی اسے وہ جادو مسرگوں کا ذکر تک تمہاری رپورٹ
میں نہ آنا چاہیے۔ یہاں سے اس کی تسلیم کے بارے میں تم بہت

کچھ معلوم کر سکو گے۔ عمران نے کہتے کہتے اچانک رینا پر چلا
ٹکڑا۔ ساتھ ہی ایک فائر بھی ہوا تھا۔ گولی سامنے والی لٹاؤ

کا شیشہ توڑ گئی۔

پھر وہ رینا پر سے اچھل کر دو دروازے کی طرف پھٹا۔
میں پھر ایک فائر ہوا اور باہر سے ایک پٹخا شکاری دی۔

فیاض بھی بوکھلا کر باہر نکل آیا۔ تھوڑے ہی فیصلے پر اس کا
ایک ماتحت زخمی ہوا تھا اس کے دائیں بازو پر گولی تھی

اور دوسرا اسے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

" اس نے کھانے سے انقدر فائر کیا تھا کہ دوسرا ماتحت
اسے چھوڑ کر اٹھتا ہوا بولا۔ ہم پوری طرح پوکس تھے۔

اسے پکڑنا چاہا لیکن وہ دوسرا فائر کر کے بھاگ گیا۔

فیاض نے کسی سے چاروں طرف اندھیرے میں گھومنا
لگا۔ عمران کا کہیں ہتھ پڑا تھا۔ روشنی بھی باہر نکل آئی۔

کارٹھی ماتحت اٹھ بیٹھا تھا۔

" اس نے رینا پر فائر کیا تھا۔ روشنی بھڑائی ہوئی اور
میں بولی۔ وہ پاگل سی رن اپنی جان منور ہو گئے گا۔

" چلو... اندھیلو۔ فیاض نے اپنے زخمی ماتحت کو ہاتھ
دے کر آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

ابھی تک وہ فورس نہیں پہنچی تھی جس کے لیے اس
نے مسرگوں کے یہاں سے ہڈیاؤں کو قوت کیا تھا۔ رینا فائر

پر پہنچی سبکیاں لے رہی تھی۔

فیاض نے اس کی طرف توجہ دے بغیر ٹائی گن اٹھائی اور
باہر نکل کر بار بے کی لائٹ آف کر دی اس کے بعد... وہ

برآمدے ہی میں ٹھہرا رہا تھا۔

" اس نے تمہیں مرنے سے بچایا۔ روشنی نے رینا کے
شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ " کیا تم بتا سکتی کہ انھیں

روپوشی کے لیے کہاں جانے گا؟

مسرگوں پہنچی کچھ سوچ رہی تھی اچانک چوٹک پڑی
اور انھیں قوت پر کسی کے تیراقل کرنے لگی۔

" بیٹو... اس نے ماؤ تھوڑے ہی میں کہا۔ میں مسرگوں
میں رہی ہوں۔ انھیں بھی کالی بیٹھ ثابت ہوا۔ سب کو

فلج کر دو کہ اب کوئی نالی کی گرہ پر سانس نہ لگائے، ورنہ
ہاڈن کی ہی طرح موت کے گھاٹ اتر جائے گا۔ انھیں بھل

ہوا کہ پچیس اس کے پیچھے ہے۔ بس تفصیل پھر بتائی
جائے گی۔

رینا پر رکھ کر وہ پھر اپنی بیٹی آتی تھی۔ روشنی نے کہا۔
میں پولیس کی موجودگی میں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اب

تفصیل معلوم کرنے پر مجبور ہوں۔

" کب... کیوں... تم... تمہارا وہ پاگل دوست؟

" پاگل نہ کہو... یہاں کا بہت بڑا دام ہے۔

" رینا... بے شک... اسے تسلیم کرنا پڑے گا۔

" تفصیل مسرگوں...؟

" یہ تجویز انھیں ہی کی تھی کہ ہماری تسلیم سے تعلق رکھنے والے
سب مرد اپنی اپنی نالی کی گرہ پر پھیل کے اسٹار لگائیں

اور اس میں چھپائے جا سکیں۔ وہ اسٹار بھی خود اس نے
اپنے لیے تھے۔ خود ہی لگاتا تھا۔ تمہارے دوست نے اس

کا ہاتھ رینا کے بارے میں جو انکشاف کیا ہے اس کے
بغیر وہ اسٹار ہی رچرڈن کی موت کا باعث بنا ہو گا۔

تسلیم کے بارے میں کچھ نہ بتاؤ گی؟

مسرگوں نے اس سوال پر خاموشی اختیار کر لی۔

رینا کو اسے قطعاً اور نفرت سے گھورے جا رہی تھی۔

اتنے میں عمران کی آواز سنائی دی۔ " میں آ رہا ہوں کہیں
کال لگائے تاکہ میں مناسب۔"

پھر وہ اندر آیا تھا۔ کچھ فیاض نالی گن سنبھالے اس
کا ہاتھ تھا۔

مسرگوں...؟ عمران نے بڑے شرمیلے انداز میں کہا۔ کیا
ایک نالی کرنا اور گفتگو کر سکتے ہیں؟

" اچھا تو سنو... کچھ فیاض... میں بتاتا ہوں کہ مسرگوں
کمزور ہیں عیسائیوں کی اس تسلیم سے تعلق رکھتے ہیں جو دنیا پر

میں ہونی چاہیے کے خلاف جدوجہد کر رہی ہے۔

" تم... تم کیا جادو مسرگوں کو کھلا کر بولی۔

" تمہارا اتنا ہی کہنا کافی تھا۔ کہ تم ایک محب وطن...
عیسائی جو مسیحیت ساری دنیا پر اپنی بالا دستی چاہتی ہے۔

اس کے خلاف کام کرنے والی کوئی بھی تسلیم ہماری دشمن
نہیں ہو سکتی۔

" لیکن یہ کشت و خون...؟

" تمہی اعمال صرف رینا ویز سے سروکار رکھو... جب تک
انھیں ہاتھ نہ آجائے تمہاری رپورٹ میں مسرگوں کی طرف ہلکا

سا اسٹار بھی نہ ہونا چاہیے۔

" بھل... اچھا... لیکن تم ٹھیک کیس کا کام کرنا چاہتے
تھے...؟

" اب کچھ نہیں... جو مسرگوں سے سنا چاہتا تھا خود کچھ
پکڑا ہوں۔ تمہاری وہ فورس ابھی تک نہیں پہنچی۔

" پھر تک کرتا ہوں؟ فیاض کہتا ہوا فون کی طرف
بڑھا ہی تھا کہ اپنی مراد اندھیں کیا۔ اس کے سامنے کپڑے

پھینکے ہوئے تھے اور بیچہ جگہ سے فون رس رہا تھا۔

وہ سب اس کی طرف متوجہ ہوئے... لیکن وہ صرف
عمران کو گھورے جا رہا تھا۔

" تم... تم آخر ہو کیا بلا؟ وہ بالآخر بولا۔

" اندھلی تھی... تم اب تک کہاں تھے؟

" جہازوں میں بیٹھا پھر رہا تھا اور باہر تاریکی میں
مجھ پر جھانپ رہا تھا۔

میں نے کہا کہ میں مناسب۔

پھر وہ اندر آیا تھا۔ کچھ فیاض نالی گن سنبھالے اس
کا ہاتھ تھا۔

مسرگوں...؟ عمران نے بڑے شرمیلے انداز میں کہا۔ کیا
ایک نالی کرنا اور گفتگو کر سکتے ہیں؟

